اقتصادی نمو

مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کی اقتصادی نمو تیزی سے کم ہو کر 0.3 فیصد رہ گئی، جو ملکی تاریخ کی تیسری پست ترین شرح ہے، کیونکہ دھچکوں کے باعث یہ امر ایک بار پھر واضح ہوگیا کہ ملکی معیشت میں اصلاحات کے بغیر بلند شرحِ نمو کو برقرار رکھنے کی لچک کا فقدان ہے۔ مہنگائی کے دباؤ اور بیرونی کمزوریوں، وسیع پیمانے پر سیلاب، ملکی غیر یقینی صورتِ حال اور عالمی کساد کے خدشات سے پیدا ہونے والے رسد کے دھچکوں پر قابو پانے کے لیے ملکی طلب کو سست کرنے کے مقصد سے تخفیفی پالیسیوں اور انتظامی اقدامات کے امتزاج نے مالی سال 23ء کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا۔ تخفیفی پالیسیوں اور انتظامی اقدامات کا خمیازہ صنعتی شعبے کو اٹھانا پڑا، جس کے اضافہ قدر میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کے باعث کمی درج کی گئی۔ تباہ کن سیلاب کے باوجود زراعت کا شعبہ نمو میں کامیاب رہا، کیونکہ گلہ بانی نے مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور سیلاب کے بعد فصلوں کی بہتر پیداوار نے کپاس اور چاول کی فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کا ازالہ کردیا۔ اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی اور صنعت میں تخفیف نیز درآمدات میں کمی نے خدمات کے شعبے بالخصوص تھوک اور خردہ تجارت اور مالیات اور بیمہ پر منفی اثرات مرتب کیے، جو خدمات کے شعبے کے 33 فیصد سے زائد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ افرادی قوت کی منڈی کے بارے میں دستیاب معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب اور سندھ میں صنعتی روزگار میں کمی واقع ہوئی ہے جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی کے رجحان سے ہم آہنگ ہے۔ اسٹیٹ بینک کے سرویز میں بھی صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں گذشتہ اور آئندہ چھ ماہ کے دوران روزگار کے احساسات میں ابتری کی عکاسی ہوتی ہے۔

2.1 جی ڈی پی کی نمو

مالی سال 23ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو خاصی کم ہو کر 0.3 فیصد رہ گئی، جو گذشتہ دو برسوں کے دوران تقریباً 6 فیصد تھی (**جدول 2.1**)۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں تیسری پست ترین شرح نمو تھی۔[1] ملکی اور عالمی دھچکوں کی وجہ سے ہونے والی سنگین ساختی کمزوریوں اور پالیسی کے سبب ملکی طلب میں آنے والی سست روی دونوں نے وبائی مرض کے بعد نمو کی رفتار کو بے حد محدود کر دیا۔

جدول 2.1: نمو، جی ڈی پی کی نمو میں حصہ اور شعبہ جاتی حصہ

	نمو			شعبہ جاتی حصہ		
	م س21ء	م س22ء	م س23ء	م س21ء	م س22ء	م س23ء
زراعت	3.5	4.3	1.6	23.0	22.6	22.9
صنعت	8.2	6.8	-2.9	19.0	19.1	18.5
خدمات	5.9	6.6	0.9	58.0	58.3	58.6
جی ڈی پی	**5.8**	**6.1**	**0.3**	**100.0**	**100.0**	**100.0**

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

ملکی محاذ پر، مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ نیز بیرونی کھاتے پر دباؤ، وسیع پیمانے پر بارشوں اور سیلابوں، رسدی زنجیر میں خلل اور سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کے سبب تخفیفی پالیسیوں اور انتظامی اقدامات نے اقتصادی سرگرمیوں پر بہت زیادہ اثر ڈالا۔ بیرونی لحاظ سے روس یوکرین تنازعے، اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی پر قابو پانے کے لیے بالخصوص ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے زری سختی عالمی اقتصادی نمو میں سست روی کا باعث بنی۔ اس سے پاکستان کی برآمدات کی طلب میں کمی کے ساتھ ساتھ ترسیلاتِ زر میں کمی واقع ہوئی۔

اخراجات کے لحاظ سے پیائش کردہ حقیقی جی ڈی پی کی ہیئتِ ترکیبی سے ساختی کمزوریوں کی عکاسی ہوتی ہے، جس میں کھپت 90 فیصد سے زیادہ ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء کے دوران سرمایہ کاری کم ہو کر جی ڈی پی کی 13.6 فیصد رہ گئی جو گذشتہ چار برسوں کے دوران تقریباً 15 فیصد رہی تھی۔ اسی طرح، گذشتہ پانچ برسوں کے دوران برآمدات جی ڈی پی کے اوسطاً 10 فیصد کے لگ بھگ رہی تھیں (**جدول 2.2**)۔

جدول 2.2: جی ڈی پی کے اجزائے ترکیبی بلحاظِ اخراجات

جی ڈی پی کا فیصد

	م س19ء	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س23ء
کھپت	94.6	93.3	94.4	96.2	94.0
گھرانے*	83.9	81.5	83.5	85.7	84.2
حکومت	10.7	11.8	10.9	10.5	9.7
سرمایہ کاری	15.5	14.8	14.5	15.7	13.6
برآمدات	9.4	9.3	9.1	10.5	10.1
درآمدات	19.5	17.4	18.0	22.5	17.7
خالص برآمدات	-10.1	-8.1	-8.9	-12.0	-7.6

*بشمول این پی آئی ایس ایچ

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

جی ڈی پی کی ہیئتِ ترکیبی کو مد نظر رکھتے ہوئے، کھپت، بالخصوص نجی شعبے کی کھپت میں تبدیلیاں، جو بالعموم گنجائشِ کلّی معاشی پالیسیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں، نمو میں تغیرات کا باعث بنیں۔ پست سرمایہ کاری، جو پست ملکی بچت کی وجہ سے محدود رہی (**شکل 2.1**)، اور اس کے نتیجے میں ملکی طلب کو پورا کرنے کی محدود صلاحیت، اکثر و بیشتر جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے سے وابستہ ہوتی ہے۔ اس طرح کی صورتِ حال تخفیفی پالیسیوں کی متقاضی ہوتی ہے تاکہ ملکی طلب سست ہو سکے، جو کھپت میں کمی کرتی ہے جس کے نتیجے میں نمو کم ہو جاتی ہے۔

بوم بسٹ کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، اور مالی سال 23ء بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔ مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے اور جاری کھاتے کے خسارے پر قابو پانے کی خاطر ملکی طلب کو سست کرنے کے لیے اپنائی گئی تخفیفی پالیسیوں کے باعث، مالی سال 23ء کے دوران حقیقی کھپت میں نمو 0.7 فیصد رہ گئی جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 5.9 فیصد تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 23ء میں حقیقی سرمایہ کاری میں 15.4 فیصد کی خاصی تیز کمی واقع ہوئی ہے (**جدول 2.3**)، جو بڑھتی ہوئی ملکی

[1] مالی سال 52ء اور مالی سال 20ء کے دوران جی ڈی پی میں تخفیف کی شدت بالترتیب 1.8 اور 0.9 فیصد تھی۔

غیر یقینی صورتِ حال اور رکاوٹوں کی وجہ سے کاروباری اعتماد میں ابتری کی بھی عکاس ہے۔

شکل 2.1: بچتوں اور سرمایہ کاری کا رجحان

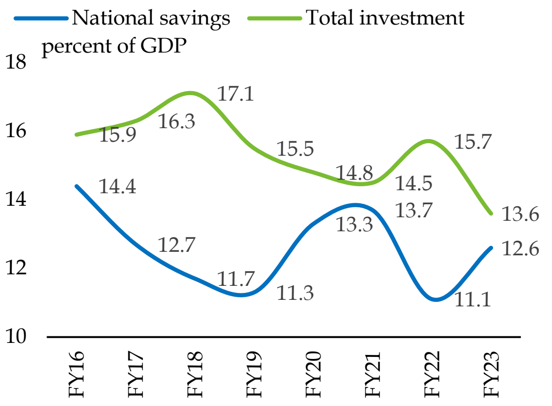

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کے دوران تخفیفی پالیسیوں اور اس کے نتیجے میں کھپت میں سست نمو کا بوجھ صنعت اور خدمات کے شعبوں پر پڑا۔ شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں سست روی بڑی حد تک صنعت میں تخفیف کی وجہ سے آئی، جس کا بڑا سبب بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور تعمیرات تھیں۔ علاوہ ازیں، طلب میں پالیسی کی بنا پر سست روی کے اثرات، سیلاب کی وجہ سے خام مال کی دستیابی میں کمی اور درآمدی پابندیوں نے صنعتی سرگرمیوں کو منفی طور پر متاثر کیا۔ رسدی زنجیر میں خلل کی وجہ سے متعدد فرموں کو پیداوار میں عارضی بندش کا سامنا کرنا پڑا۔ بالخصوص آئی ایم ایف پروگرام کے حوالے سے سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورتِ حال نے کاروباری احساسات پر بھی منفی اثر مرتب کیا۔

خریف کی دو اہم فصلوں کپاس اور چاول کو سیلاب سے شدید نقصان پہنچنے کے باوجود مالی سال 23ء کے دوران زرعی شعبے میں نمو دکھائی دی، البتّہ یہ گذشتہ برس کے مقابلے میں قدرے سست تھی۔ اگرچہ گندم کی بھرپور فصل کے ساتھ ساتھ گنے اور مکئی کی پیداوار میں اضافے نے کپاس اور چاول کی پیداوار میں کمی کی جزوی طور پر تلافی کی، تاہم گلّہ بانی کے شعبے کی بہتر کارکردگی سے زراعت کی نمو کو سب سے زیادہ مدد ملی۔

جدول 2.3: اخراجات کے لحاظ سے جی ڈی پی کی نمو

حقیقی نمو فیصد میں

	م س19ء	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س23ء
کھپت	4.8	-1.6	8.6	5.9	0.7
گھرانے°	5.6	-2.8	9.4	6.7	1.6
حکومت	-1.6	8.5	1.8	-1.3	-7.2
سرمایہ کاری	-9.7	-6.1	4.0	5.5	-15.4
برآمدات	13.2	1.5	6.5	5.9	-8.6
درآمدات	7.6	-5.1	14.5	11.0	-17.8
خالص برآمدات	3.1	-10.9	22.6	15.5	-25.3

° بشمول این پی آئی ایس ایچ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں تخفیف کے ساتھ ساتھ درآمدات میں تنزلی سے مالی سال 23ء کے دوران خدمات کے شعبے کی نمو کافی حد تک گھٹ گئی۔ خدمات کے شعبے میں تھوک اور خردہ شعبے کی نمو میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب اس کے صنعت، زراعت اور درآمدات سے بلاواسطہ روابط تھے۔ اس کے برعکس، روڈ ٹرانسپورٹ کی خدمات میں اضافے کی وجہ سے نقل و حمل اور ذخیرہ کاری میں توسیع دیکھی گئی۔ اگرچہ اطلاعات

شکل 2.2: پاکستان میں فصلوں کا کیلنڈر

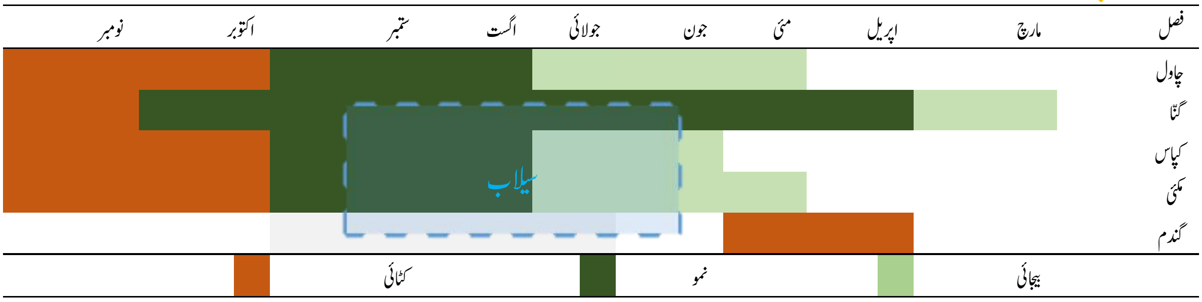

* بنیادی طور پر خریف کی اہم فصلوں کی کٹائی اور نشوونما کی مدت کے دوران سیلاب آیا۔

Sources: FAO and National Agromat Center

اقتصادی نمو

اور ٹیلی مواصلات نے اپنی نمو کو برقرار رکھا، تاہم مہنگائی میں اضافے کی وجہ سے مالیات اور بیمہ خدمات کی نمو میں کمی آئی۔[2]

مالی سال 23ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی کے ساتھ ساتھ پنجاب اور سندھ دونوں میں صنعتی روزگار میں کمی آئی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے (بی سی ایس) اور اعتمادِ صارف سروے (سی سی ایس) سے بھی صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں روزگار کے احساسات میں زوال کا اظہار ہوا۔

2.2 زراعت

مسلسل تین سال کی قابلِ ستائش کارکردگی کے بعد مالی سال 23ء کے دوران زرعی شعبے کی نمو کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گئی (**جدول 2.4**)۔ اس کمی کی بنیادی وجہ اہم فصلیں تھیں، جن میں مالی سال 23ء کے دوران 3.2 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 5.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

فصلوں کا شعبہ، بالخصوص خریف کے موسم میں، ناسازگار موسمی حالات سے متاثر ہوا۔ موسم کے آغاز میں خشک سالی جیسی صورتِ حال پیدا ہوئی جس کے بعد جولائی تا اگست کے دوران کپاس اور چاول کی فصلوں کی کٹائی کے مرحلے سے عین پہلے مون سون کی شدید بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے سیلاب آگیا (**شکل 2.2**)۔ تاہم، پیداواری لاگت میں اضافے نے بھی فصل کی پیداوار کو متاثر کیا۔ گندم اور گنے کی پیداوار میں اضافے سے کپاس اور چاول کی فصلوں کو ہونے والے نقصانات کی جزوی تلافی ہوگئی۔ بہرحال، گلّہ بانی کے شعبے کی نمایاں نمو سے کافی مدد ملی۔

شکل 2.3: سطح پر موجود پانی کی دستیابی

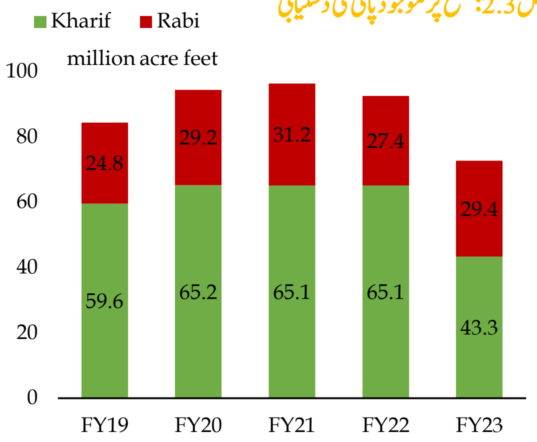

Source: Indus River System Authority

خام مال

پانی کی دستیابی

گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے دوران پانی کی دستیابی اوسطاً 21.4 فیصد کم تھی۔ بلحاظِ موسم تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء میں خریف کے دوران پانی کی دستیابی 33.5 فیصد کم تھی۔ تاہم، سیلاب کے بعد

جدول 2.4: زراعت کی نمو

فیصد

شعبہ	م س19ء	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س23ء
زراعت	0.9	3.9	3.5	4.3	1.6
فصلیں	-4.4	6.3	5.8	8.2	-2.5
اہم فصلیں	-8.6	5.2	5.8	5.4	-3.2
دیگر فصلیں	3.6	9.2	8.0	11.9	0.2
کپاس کی جننگ	-11.2	-4.1	-13.1	9.2	-23.0
گلّہ بانی	3.7	2.8	2.4	2.3	3.8
جنگل بانی	7.2	3.4	3.4	4.1	3.9
ماہی گیری	0.8	0.6	0.7	0.4	1.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[2] مالی سال 23ء کے دوران حقیقی شرح سود بیشتر منفی رہی۔

پانی کی دستیابی میں بہتری آئی اور گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے موسم ربیع کے دوران 7.3 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.3**)۔

پانی کی پست دستیابی کے علاوہ، موسم خریف کے دوران پانی کی فراہمی کی صورتِ حال بھی کافی غیر یقینی تھی۔ اس موسم کا آغاز خشک سالی جیسی صورتِ حال سے ہوا کیونکہ اپریل اور مئی 2022ء کے دوران بارش معمول سے کم تھی۔ تاہم، صورتِ حال یکسر بدل گئی جب جون 2022ء میں مون سون کی شدید بارشیں شروع ہوگئیں، جو جولائی اور اگست 2022ء کے دوران جاری رہیں، جن کے نتیجے میں سیلاب آگیا۔[3] اسی طرح، موسم کے آغاز پر آبپاشی کا بہاؤ بھی دباؤ میں رہا، لیکن سال کے دوران آگے چل کر معمول سے زیادہ بارش کے ساتھ بہتری آگئی۔ آب و ہوا کی تبدیلی کے ان مظاہر سے زراعت کے شعبے میں پیداواری صلاحیت کو سنگین دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

کھاد کی دستیابی

مالی سال 23ء کے دوران گیس کی قلت اور اس کے نتیجے میں قیمتوں میں ہونے والے اضافے سے کھاد کی دستیابی متاثر ہوئی (**جدول 2.5**)۔ موسم خریف کے دوران یوریا کی ملکی پیداوار میں اضافہ ہوا جس کے باعث یوریا کی مجموعی دستیابی گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہوگئی۔ اس کے برعکس، ڈی اے پی کی دستیابی دباؤ کا شکار رہی، اور پست درآمدات کے سبب ربیع کے دوران یہ رجحان جاری رہا (**شکل 2.4**)۔ طلب کے لحاظ سے، خریف کے دوران یوریا کے مجموعی استعمال میں 3.7 فیصد کی آئی جبکہ ربیع کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں 4.5 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، خریف اور ربیع دونوں میں ڈی اے پی کی طلب میں بالترتیب 44.7 فیصد اور 23.4 فیصد کی کمی واقع ہوئی (**شکل 2.5 الف** اور **2.5ب**)۔

شکل 2.4: ڈی اے پی کی درآمدات

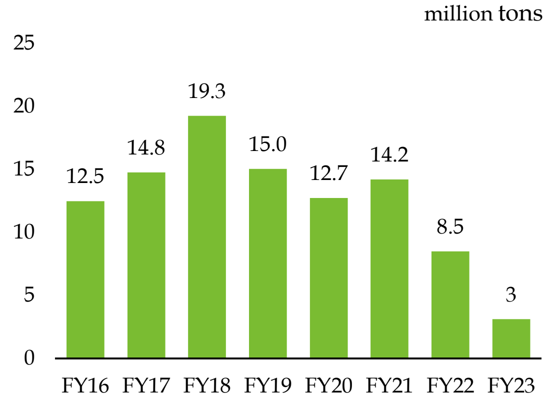

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کے دوران کھاد، خاص طور پر ڈی اے پی کے پست استعمال کی بڑی وجہ قیمتوں میں اضافہ تھا۔ کھاد کی بین الاقوامی قیمتیں جو کورونا کے بعد کے عرصے میں بڑھنا شروع ہوئی تھیں، جون 2022ء تک تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں کیونکہ روس یوکرین تنازعے، بیلاروس پر پابندیوں اور چین کی جانب سے کھاد کی برآمد پر پابندی کے بعد رسد کم ہوگئی تھی۔[4]

شکل 2.5 الف: بلحاظ موسم یوریا کا استعمال اور قیمت

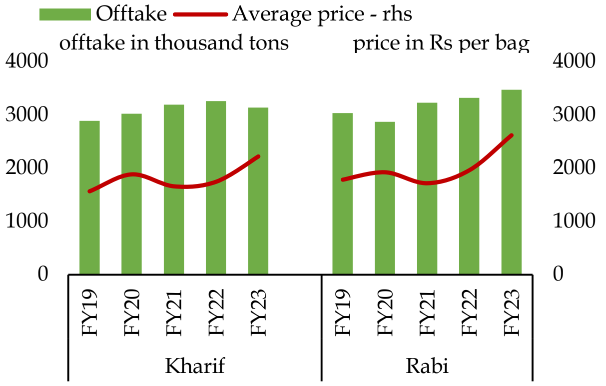

شکل 2.5ب: بلحاظ موسم ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

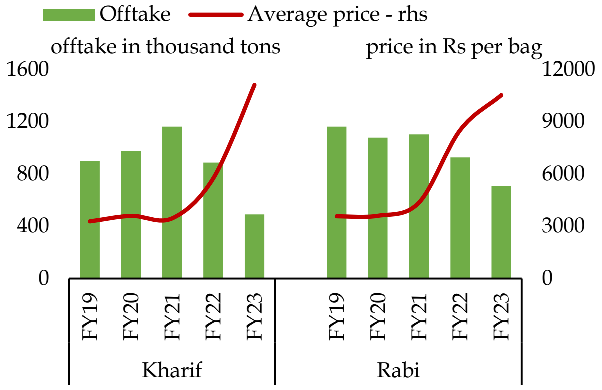

Source: National Fertilizer Development Centre

[3] پاکستان محکمہ موسمیات (2022ء)۔ ماہانہ موسمیاتی رپورٹ۔ اسلام آباد: پی ایم ڈی

[4] عالمی بینک (مارچ 2023ء)، فوڈ سیکیورٹی اپ ڈیٹ۔ واشنگٹن ڈی سی: ڈبلیو بی

جدول 2.5: کھاد کی طلب اور رسد

	خریف م س 22ء		ربیع م س 22ء		خریف م س 23ء		ربیع م س 23ء	
	یوریا	ڈی اے پی	یوریا	ڈی اے پی	یوریا	ڈی اے پی	یوریا	ڈی اے پی
آغاز پر اسٹاک	298	55	116	353	200	276	294	460
درآمدی رسدیں	0	733	100	385	103	185	298	302
ملکی پیداوار	3,106	444	3,272	443	3,158	451	2,928	226
مجموعی دستیابی	3,404	1,232	3,489	1,181	3,460	912	3,520	989
اختتام پر اسٹاک	116	353	294	255	294	460	67	284

ماخذ: نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر / اقتصادی سروے برائے پاکستان

اگرچہ عالمی سطح پر گیس کی قیمتوں میں کمی اور یورپ میں فرٹیلائزر پلانٹس کے دوبارہ کھلنے کی وجہ سے مالی سال 23ء کے آغاز سے قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی تھی، لیکن پھر بھی یہ کورونا سے پہلے کی سطح سے بلند تھیں (**شکل 2.6**)۔[5] مزید بر آں، بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کا اثر روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے زائل ہو گیا۔ علاوہ ازیں، گیس کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے یوریا کی قیمتیں بھی زیرِ جائزہ مدت کے دوران بلند رہیں۔

شکل 2.6: یوریا اور ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں

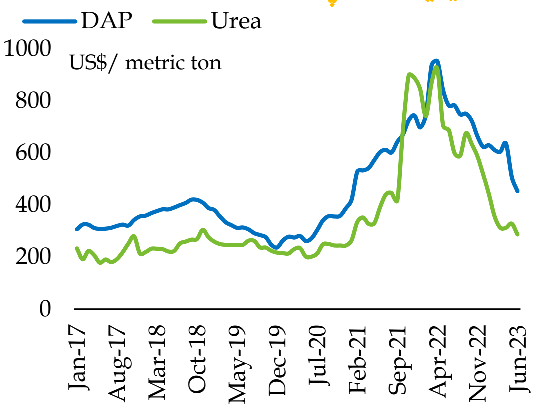

Source: World Bank

قرضے کی دستیابی

مالی سال 23ء کے دوران زرعی شعبے کو قرضوں کی تقسیم میں 25.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 3.9 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 2.6**)۔ پیداواری قرضے اس نمو کی بنیادی وجہ تھے۔ مزید بر آں، کارپوریٹ فارمنگ کے لیے قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔

قرضوں کی بلند تقسیم کی بنیادی وجہ پیداواری لاگت کا بڑھنا تھا، جس کا سبب خام مال کی بلند قیمتیں (کھاد، توانائی، مزدوروں کی اجرت) اور زمین کے کرایوں میں اضافہ تھا (**جدول 2.7**)۔ دریں اثنا، اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے متعدد اقدامات، جن میں بینکوں کی کارکردگی کے لیے زرعی کریڈٹ اسکورنگ کو اپنانا، چیمپئن بینک کا تصور متعارف کروانا نیز خطرے میں تخفیف کا نفاذ، فصلوں کے قرضے کا بیمہ اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم کا نفاذ شامل ہے، نے زرعی قرضوں کے حصول میں سہولت اور تقویت دی۔

اس کے علاوہ، حکومت نے اکتوبر 2022ء کے دوران پی ایم کسان پیکیج کا بھی آغاز کیا جس کے تحت کاشت کاروں کو گندم کی کاشت کے لیے رعایتی بیج فراہم کیے گئے تاکہ سیلاب سے بحالی میں مدد دی جاسکے۔ کسان پیکیجوں کے تحت دیگر اقدامات میں مارک اپ میں چھوٹ کی اسکیم شامل ہے، جس کے تحت سیلاب سے متاثرہ کاشت کاروں کے لیے تقریباً 3 ارب روپے کے مارک اپ میں چھوٹ دی گئی تھی۔ حکومتِ پاکستان کی مارک اپ سبسڈی اسکیم، بلا سود قرضے، مارک اپ سبسڈی اور رسک شیئرنگ اسکیم، پی ایم یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون اسکیم کی وجہ سے بھی قرضوں میں اضافہ ہوا۔

پیداوار

کپاس

مالی سال 22ء میں معتدل بحالی کے بعد مالی سال 23ء میں کپاس کی پیداوار کئی دہائیوں کی پست ترین سطح پر آ گئی (**شکل 2.7**)۔ زیرِ کاشت رقبے میں اضافے کے باوجود مالی سال 23ء کے دوران کپاس کی پیداوار میں 41 فیصد کمی واقع

[5] عالمی بینک (فروری 2023ء)، فوڈ سیکیورٹی اپ ڈیٹ۔ واشنگٹن ڈی سی: ڈبلیو بی

جدول 2.6: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

شعبہ	م س21ء	م س22ء	م س23ء
فارم شعبہ (پیداوار)			
تمام فصلیں	458.9	374.7	438.8
باغبانی	34.8	34.4	36.6
کارپوریٹ کاشت کاری	34.1	57.0	110.6
دیگر	184.0	220.8	331.1
ذیلی مجموعہ	**711.8**	**686.9**	**917.1**
فارم شعبہ (ترقیاتی)			
ٹریکٹر	4.4	10.7	10.9
فارم کی مشینری	0.21	0.7	2.5
ٹیوب ویل	0.2	0.5	1.7
پھوار اور مقطر آبپاشی	0.0	0.0	0.0
دیگر	41.5	30.1	34.7
ذیلی مجموعہ	**46.4**	**42**	**49.7**
غیر فارم شعبہ (جاری سرمایہ)			
گلہ بانی/ڈیری	319.7	349.0	394.7
مرغبانی	192.8	222.9	261.0
دیگر	40.1	48.4	70.4
ذیلی مجموعہ	**552.5**	**620.3**	**726.0**
غیر فارم شعبہ (معین سرمایہ)			
گلہ بانی/ڈیری	22.7	41.2	58.8
مرغبانی	24.0	19.9	15.4
دیگر	8.4	8.7	8.9
ذیلی مجموعہ	**55.1**	**69.7**	**83.1**
کُل مجموعہ	**1,365.9**	**1,418.9**	**1,776.0**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ہوئی کیونکہ سیلاب کے باعث سندھ میں سکھر، شہید بینظیر آباد اور پنجاب میں راجن پور، ڈیرہ غازی خان اور تونسہ جیسے کپاس پیدا کرنے والے اہم علاقوں میں فصل کو نقصان پہنچا۔ سیلاب کے علاوہ، ماحولیاتی عوامل جیسے اوسط سے زائد درجہ حرارت، پانی کی پست دستیابی اور کیڑوں کے حملوں نے بھی کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا۔[6]

شکل 2.7: کپاس- پیداوار، یافت اور رقبہ

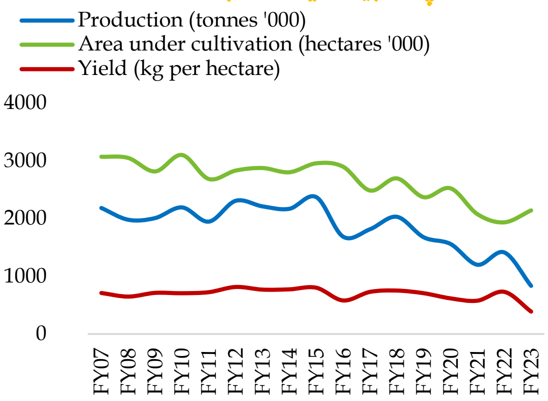

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بالخصوص، گذشتہ دو برسوں کے دوران نمایاں کمی کے بعد مالی سال 23ء میں کپاس کے زیرِ کاشت رقبے میں 10.7 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.7**)۔ مالی سال 22ء کے دوران کپاس کی مقامی قیمتوں میں اضافے کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔[7]

تاہم، کپاس کی پیداوار علاقائی ممالک کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہی، جس کی وجہ گرمی کا دباؤ، آب وہوا کے خلاف مزاحم بیجوں کی کمی اور نسبتاً کم نفع آوری تھی۔ کپاس کی پیداوار میں رجحانات دیگر فصلوں سے مختلف نہیں ہیں۔ اس پس منظر میں، **باکس 2.1** میں اس حوالے سے بحث کی گئی ہے کہ کس طرح مختلف آئی سی ٹی ٹولز کو مؤثر طریقے سے استعمال کرکے مختلف فصلوں کی پیداوار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

[6] سپارکو (ستمبر 2022ء)، سپارکو کراپ بلیٹن۔ اسلام آباد: سپارکو

[7] تفصیلات کے لیے دیکھیے، بیرونی شعبہ، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ 2023ء، بینک دولت پاکستان۔

باکس 2.1: زراعت میں آئی سی ٹی سے استفادہ

وقت کے ساتھ ساتھ زراعت معلومات کی متقاضی ہوگئی ہے اور کاشت کاروں کو معلومات، مالی خدمات اور منڈیوں تک محدود رسائی جیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[8] انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) ٹولز ان دشواریوں سے نمٹنے میں مدد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، موبائل فون، سینسرز اور سیٹلائٹ کاشت کاروں کو معلومات تک رسائی فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں پیداواری صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور آپریشنل لاگت کم ہو جاتی ہے۔[9] مثلاً، سینسرز بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں کا پتہ چلانے میں مدد کرسکتے ہیں، جبکہ سیٹلائٹ موسم اور آب و ہوا کی صورتِ حال، پیداوار کے تخمینے اور مختلف مراحل میں فصل کی صحت کی نگرانی کرنے میں مدد کرسکتی ہے۔ اسی طرح، موسم کی کیفیتوں، خام مال کی قیمتوں اور خام مال کے مناسب استعمال کے بارے میں کاشت کاروں کو بروقت معلومات فراہم کرنے کے لیے موبائل فون کا استعمال جاسکتا ہے۔

جدول 2.1.1: منتخب ممالک میں ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس

ایپلی کیشن	ملک	وضاحت
ڈی فارم	کینیا	ڈی فارم ایک موبائل پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو کاشت کاروں کو دوسرے کاشت کاروں کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرنے اور اسٹیک ہولڈرز یعنی حکومت اور زرعی کاروبار سے رابطہ کرنے مدد دیتا ہے۔
پلانٹکس	بھارت	پلانٹکس ایک موبائل پر مبنی فصلوں سے متعلق مشورہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشن ہے جو اسمارٹ فون کے ذریعے لی گئی تصاویر کی بنیاد پر کیڑوں، غذائیت کی کمی اور بیماریوں کی تشخیص اور علاج فراہم کرتی ہے۔
بی کے کے	پاکستان	باخبر کسان ایس ایم ایس، فون کالز اور دیگر سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے استعداد کاری کے ساتھ ساتھ موسم کی اپ ڈیٹ، فصلوں سے متعلق مشورہ اور آفات کے انتظام کی خدمات فراہم کرتی ہے۔
ایم فارم	کینیا	ایم فارم صارفین کو زرعی پیداوار کی قیمتوں اور خردہ قیمتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔
ری کلٹ	پاکستان	ری کلٹ ایک مفت ایپ ہے جو کاشت کاروں کو موسم کی پیشگوئی اور فصل کی ایڈوائزری فراہم کرتی ہے۔
ایگرو سینٹا	گھانا	ایگرو سینٹا چھوٹے پیمانے کے کاشت کاروں کو وسیع تر آن لائن مارکیٹ سے جوڑتی ہے اور آئی وی آر اور ایس ایم ایس کے ذریعے بروقت معلومات فراہم کرتی ہے۔

زراعت میں آئی سی ٹی کے انضمام سے بشمول دیگر کینیا، بھارت اور روانڈا جیسے ممالک نے معلومات کے خلا کو پُر کرکے پیداوار میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ موبائل ایپس اور سینسر ٹیکنالوجی کو مؤثر طریقے سے استعمال کرکے کاشت کار موسم کی پیشگوئی، ماہرین کے مشورے اور مارکیٹ کی قیمتوں تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، موبائل ایپ ایڈوائزری پلانٹکس نے بھارت میں نمایاں مقبولیت حاصل کی ہے جو غذائیت میں کمی، کیڑوں اور بیماریوں کا پتہ چلانے میں کاشت کاروں کی سیکنڈوں کے اندر مدد کرتی ہے۔ ایپ کو ایک کروڑ سے زائد بار ڈاؤن لوڈ کیا جاچکا ہے۔[10] کینیا میں، ایم فارم جیسی خدمات فصل کے لیے خصوصی مشورے فراہم کرکے باخبر فیصلہ سازی کو ممکن بناتی ہیں۔

شکل 2.1.1: اہم فصلوں کی یافت (ہزار کلوگرام / ہیکٹر)

Source: Food and Agriculture Organization

[8] ماخذ: انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) ان ایگریکلچر، 2017ء، اقوام متحدہ کی تنظیم برائے خوراک و زراعت۔
[9] یو این ڈی پی (2017ء)، چھوٹے کاشت کاروں کے لیے درست زراعت۔ نیویارک: یو این ڈی پی۔
[10] آئی ٹی یو (2022ء) ترقی کے لیے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیاں۔ لاہور: آئی ٹی یو

ڈجیٹل ایڈوائزری اور مارکیٹ پلیسز کے ذریعے معلومات تک آسان اور فوری رسائی تلاش کے اخراجات کو نمایاں طور پر کم کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، نائجر کے دیہی علاقوں میں، موبائل فون کے ذریعے حاصل کردہ زرعی قیمتوں سے متعلق معلومات تلاش کی لاگت کو 50 فیصد تک کم کرتی ہیں۔[11] نائجر میں موبائل نیٹ ورکس بڑھنے کے ساتھ، اناج کی قیمتوں کے فرق میں 20 فیصد کمی آئی ہے۔[12] اسی طرح گھانا میں موبائل فون کے ذریعے کاشت کاروں کو مقامی زبانوں میں معلومات فراہم کرنے سے بعض صورتوں میں پیداوار میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا۔[13] ادارہ خوراک وزراعت (ایف اے او) کے تخمینے کے مطابق، زراعت میں 25 فیصد نقصانات شدید موسم کی وجہ سے ہوتے ہیں، اور آئی سی ٹی پر مبنی ایڈوائزری خدمات کاشت کاروں کو ایسے مواقع کے لیے بہتر تیاری میں مدد دے سکتی ہیں۔

شکل 2.1.2: ٹیلی موصلات کے اظہاریے

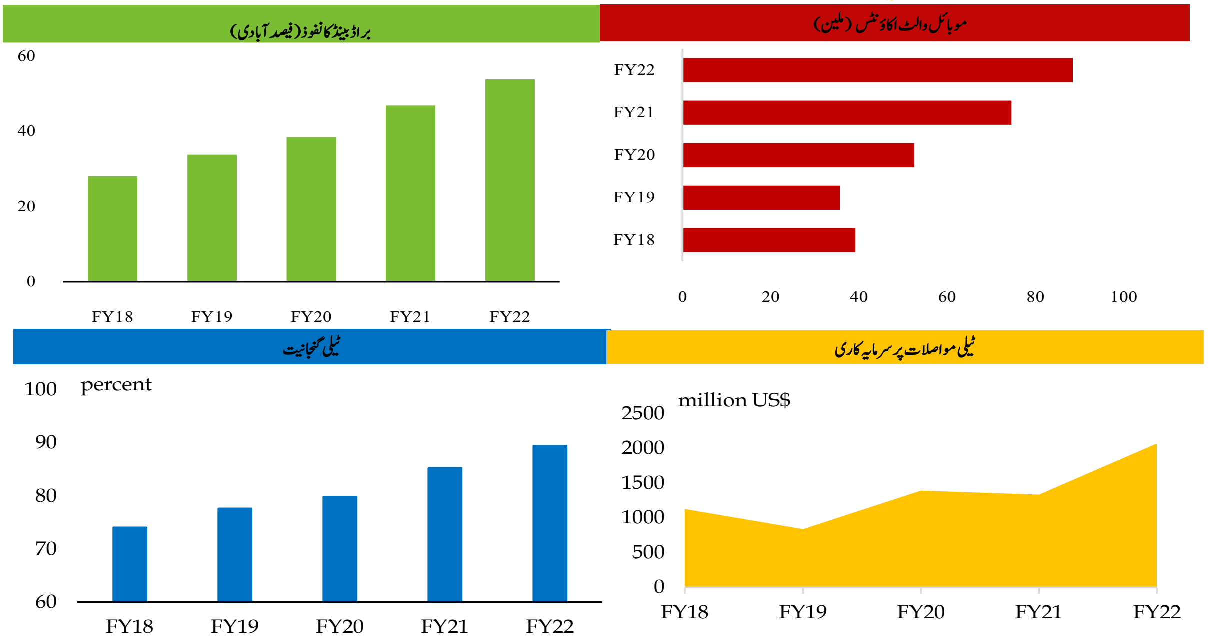

Source: Pakistan Telecomunication Authority

نیشنل پروڈکٹویٹی کونسل آف انڈیا کے مطابق، جی پی ایس کے ذریعے مٹی کے نمونے جمع کرنے کے بعد بھارت میں بنائے گئے سوائل ہیلتھ کارڈز سے کیمیائی کھادوں کے استعمال میں 8 تا 10 فیصد تک کمی آئی ہے اور پیداوار میں 5 سے 6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ویتنام میں کاشت کاروں نے آئی سی ٹی ٹولز کے ذریعے آبپاشی کے اسمارٹ طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے 15 سے 20 فیصد پانی کی بچت کی۔ اسی طرح چین میں ڈرونز نے لشکری سنڈی (آرمی ورم) کے حملے کے 98 فیصد خاتمے میں مدد دی۔

آئی سی ٹی سے لیس سولیوشنز کاشت کاروں کو قرضوں اور بیمے تک رسائی کے لیے ڈجیٹل پلیٹ فارم فراہم کرکے مالی خدمات سے بھی جوڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح، منڈیوں (مارکیٹ پلیسز) تک ڈجیٹل رسائی لین دین کی لاگت کو کم کر سکتی ہے، قیمتوں کی شفافیت میں اضافہ کر سکتی ہے، اور کاشت کاروں کو نئی منڈیوں تک رسائی کے قابل بنا سکتی ہے۔ چین میں 2017ء تک دیہی کاشت کار 9.85 ملین آن لائن دکانیں چلا رہے تھے۔[14] توسیعی خدمات کے ذریعے کاشت کاروں کو معلومات فراہم کرنے سے کاشت کاروں کے لیے 2 سے 3 ارب ڈالر کی اضافی آمدنی پیدا ہوئی اور ان میں سے 50 فیصد نے خام مال پر اخراجات میں کمی کی اطلاع دی۔

آخراً، آئی سی ٹی ٹولز مشینی خدمات، جیسے ٹریکٹروں تک آسان رسائی فراہم کرکے فارم کی پیداوار کو بڑھانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، 'ہیلو ٹریکٹر' تقریباً پندرہ افریقی ممالک میں فعال ہے، جو ٹریکٹر مالکان کو ٹریکٹر کی خدمات کے متلاشی کاشت کاروں کے ساتھ رابطے کے لیے ایک ورچوئل پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ جدول 2.1.1 میں دنیا بھر میں آئی سی ٹی ٹولز کا استعمال کرنے والے کچھ ٹیک اسٹارٹ اپس کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان فصلوں کی پیداوار کے لحاظ سے دوسرے ممالک سے پیچھے رہ گیا ہے (**شکل 2.1.1**) اور اشیائے خوردنی کا خالص درآمد کنندہ بن گیا ہے کیونکہ طلب رسد سے بڑھ رہی ہے۔ پاکستان اپنے بڑھتے ہوئے آئی سی ٹی شعبے اور بڑھتی ہوئی ٹیلی گنجانیت (**شکل 2.1.2**) سے فائدہ اٹھا سکتا ہے تاکہ معلومات کے خلا کو پر کیا جا سکے اور زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔

---

[11] تنظیم برائے خوراک وزراعت (2017ء)، زراعت میں انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی)۔ روم: ایف اے او

[12] ایضاً

[13] عالمی بینک (2017ء)، آئی سی ٹی سورس بک۔ واشنگٹن ڈی سی: ڈبلیو بی

[14] عالمی بینک (2019ء)، خوراک کا مستقبل: خوراک کے نظام کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے ڈجیٹل ٹیکنالوجیوں کا استعمال۔ واشنگٹن ڈی سی: ڈبلیو بی

پاکستان کی زراعت میں آئی سی ٹی کو اپنانے سے کاشت کاروں کو درپیش معلومات کے خلا کو پر کرنے کے لیے انقلابی تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ آئی سی ٹی ایپلی کیشنز کاشت کاروں کو بروقت، درست اور متعلقہ معلومات تک رسائی فراہم کر سکتی ہیں، جس سے انھیں باخبر فیصلے کرنے اور اپنے زرعی طریقوں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ پاکستان میں رکلٹ (Riccult)، باخبر کسان اور منڈی ایکسپریس جیسے اسٹارٹ اپس موجود ہیں جو کاشت کاروں کو مشاورتی اور مالی خدمات فراہم کرتے ہیں، لیکن پست خواندگی اور ڈجیٹل مہارت کی کمی جیسے مسائل آئی سی ٹی ٹولز کے مؤثر استعمال میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔[15] زراعت میں آئی سی ٹی کی صلاحیتوں سے بھرپور استفادے کے لیے پاکستان کو ڈجیٹل انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے، ڈجیٹل خواندگی کو فروغ دینے اور پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

جدول 2.7: پیداوار کی بہ وزن اوسط لاگت (فارم پر)

فی ایکڑ روپے

	م س22ء	م س23ء	تبدیلی (فیصد)
کپاس	68,830	76,155	10.6
مکئی	69,672	78,580	12.8
گنا	117,044	117,955	0.8
گندم	47,432	69,999	47.6

ماخذ: ایگریکلچر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم

چاول

مالی سال 22ء میں بمپر فصل کے بعد، مالی سال 23ء کے دوران چاول کی پیداوار میں 21.5 فیصد کمی آئی (**شکل 2.8**)۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان سندھ میں ہوا جہاں چاول کی بیشتر غیر باسمتی اقسام پیدا ہوتی ہیں۔ جیکب آباد، لاڑکانہ اور کشمور کے اضلاع زیر آب رہے۔

صوبہ پنجاب میں یہ نقصان نسبتاً کم تھا، جہاں زیادہ تر باسمتی چاول کی پیداوار ہوتی ہے۔ مختلف نجی کمپنیوں کی جانب سے مقامی مارکیٹ میں بلند قیمتوں اور زیادہ پیداوار والی اقسام کے پھیلاؤ کی وجہ سے پاکستان میں نان باسمتی چاول کی پیداوار میں تیزی آرہی ہے، جو کھردری قسم کا چاول ہے۔[16]

گنا

مالی سال 23ء کے دوران گنے کی پیداوار میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 22ء میں 9.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.9**)۔ کھڑے پانی کے لیے نسبتاً زیادہ لچک دار ہونے کی وجہ سے گنے کی فصل کو سیلاب کے باعث پہنچنے والے نقصانات محدود رہے۔ تاہم گذشتہ برس کے مقابلے میں پیداوار میں کمی آئی۔ مزید برآں، گنے کے زیر کاشت اہم علاقے جیسے فیصل آباد، سرگودھا اور مردان سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے۔ چنانچہ، گذشتہ چند برسوں کے دوران

شکل 2.8: چاول - پیداوار، یافت اور رقبہ

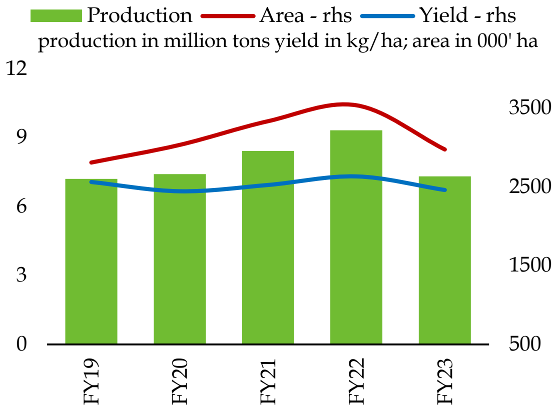

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.9: گنا - پیداوار، یافت اور رقبہ

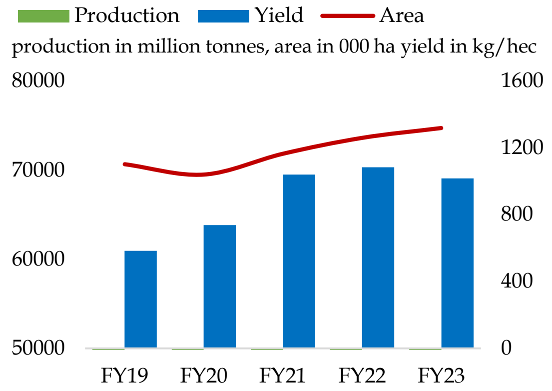

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گنے کی قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ سے زیر کاشت رقبے میں ہونے والے اضافے کے باوجود گنے کی پیداوار کی نمو گھٹ گئی۔

مکئی

ماضی کے رجحانات سے ہم آہنگ، مکئی کی پیداوار میں اضافہ جاری رہا، جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور زیادہ پیداوار دینے والے ہائبرڈ

[15] عالمی بینک (2018ء)، چھوٹے کاشت کاروں کی کامیابی میں مدد کے لیے نجی شعبے کے حل۔ واشنگٹن ڈی سی: ڈبلیو

[16] یو ایس ڈی اے (2023ء)، خوراک اور اناج کی رپورٹ۔ واشنگٹن ڈی سی: یو ایس ڈی اے

بیجوں کی اقسام کی دستیابی تھی (**شکل 2.10**)۔[17] دراصل، بلند پیداوار اور نتیجتاً بہتر نفع آوری سے کاشت کاروں کو زیر کاشت رقبے میں اضافہ کر کے زیادہ مکئی اگانے کی ترغیب مل رہی ہے۔ تاہم، اس کی وجہ سے دیگر فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی ہے (**شکل 2.11**)۔

شکل 2.10: مکئی – پیداوار، یافت اور رقبہ

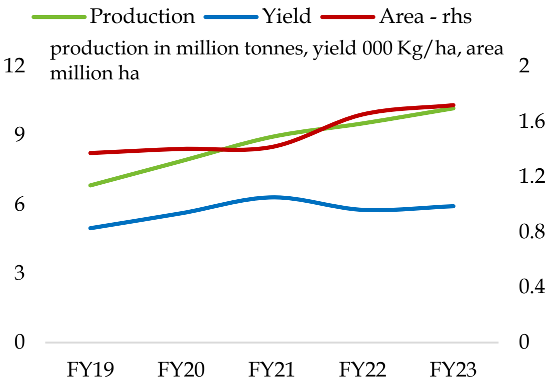

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.11: خریف کی اہم فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ

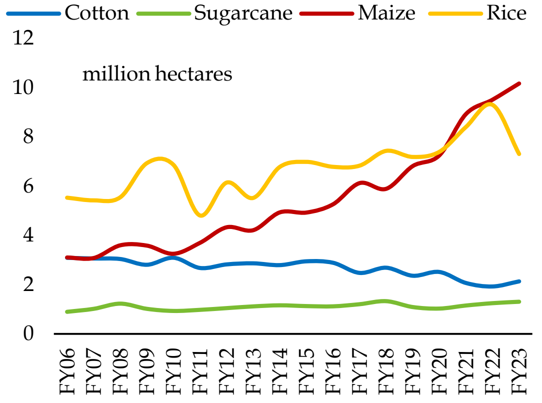

Source: Agriculture Market Information System

گندم

سیلاب کے بعد پانی کی دستیابی بڑھنے سے گندم کی فصل کی بہتر پیداوار میں مدد ملی۔ مالی سال 23ء کے دوران گندم کی پیداوار میں 5.4 فیصد اضافہ دکھائی دیا جبکہ گذشتہ برس اس میں 4.6 فیصد کمی آئی تھی (**شکل 2.12**)۔ ساز گار موسمی حالات کے علاوہ زنگ خوردگی کے خلاف مزاحم اقسام کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے گندم کی فصل زنگ کی بیماری اور ٹڈی دَل کے حملوں سے بھی محفوظ رہی۔[18] کھاد کے کم استعمال اور رقبے میں کوئی نمایاں اضافہ نہ ہونے کے باوجود پیداوار میں 4.7 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید بر آں، حکومت نے بیجوں کی مناسب رسد کو یقینی بنایا، کیوں کہ سیلاب کی وجہ سے فارم پر موجود بیج تباہ ہوگئے تھے۔ کسان پیکیج نے بھی سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں گندم کے رعایتی بیجوں کی فراہمی میں سہولت بہم پہنچائی۔

شکل 2.12: گندم – پیداوار، یافت اور رقبہ

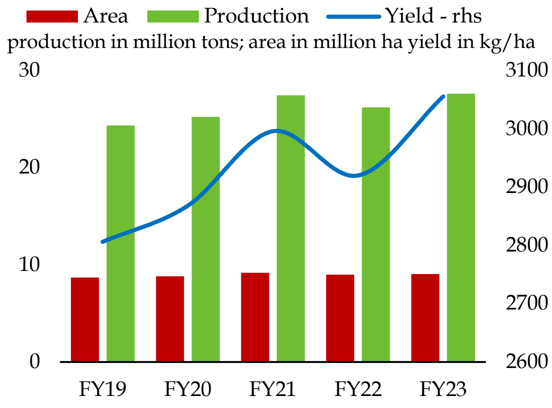

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گندم کے مارکیٹ کے بلند نرخوں میں اضافے سے بھی کاشت کاروں کو پیداوار اور زیرِ کاشت رقبے کو بڑھانے کی ترغیب ملی جس میں 0.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کمی ہوئی تھی۔ بعد ازاں، مارچ 2023ء میں حکومت نے بلند پیداواری لاگت کے ازالے کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کو بڑھا کر پنجاب میں 3900 روپے فی 40 کلو گرام اور سندھ میں 4000 روپے فی 40 کلو گرام کر دیا، جبکہ مالی سال 22ء میں 2200 روپے فی 40 کلو گرام کی یکساں قیمت مقرر کی گئی تھی۔

دیگر فصلیں

سابقہ رجحانات کے مطابق، مالی سال 23ء کے دوران آلو کی پیداوار میں 4.8 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 2.8**)۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران آلو کی کاشت کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں مسلسل اضافے کی بڑی وجہ بہتر نرخ اور بر آمدی مواقع ہیں۔

[17] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے، باب 2، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 21-2020ء

[18] یو ایس ڈی اے (2023ء)، خوراک اور اناج کی رپورٹ۔ واشنگٹن ڈی سی: یو ایس ڈی اے

جدول2.8: دیگر فصلوں کا رقبہ اور پیداوار

رقبہ ہزار ہیکٹرز میں، پیداوار ہزار ٹن میں

	م س22ء		م س23ء		تبدیلی	
	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
ماش	8	6	7	4	-12.5	-31.1
مونگ	302	264	218	135	-29.0	-48.9
چنے	862	316	830	238	-4.0	-24.7
آلو	314	7,937	341	8,319	8.6	4.8
روغنی بیج	5,793	2,768	6,742	2,283	16.0	-18.0
پیاز	141	2,062	128	1,684	-9.0	-18.3

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

تاہم دالوں کی پیداوار میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا جس کی وجہ دالوں کے زیرِ کاشت رقبے میں کمی اور سیلاب تھا۔ مزید برآں، خریف کی دالیں (مونگ اور ماش) سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئیں، مالی سال 23ء کے دوران ربیع کی دالوں (مسور اور چنا) کا زیرِ کاشت رقبہ گھٹ کر کپاس کی فصل کو مل گیا **(جدول 2.8)**۔ پنجاب کراپ رپورٹنگ سروس کے مطابق، مونگ پیدا کرنے والے اہم علاقوں سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں مونگ کے زیرِ کاشت رقبے میں بالترتیب 29 فیصد اور 24.3 فیصد کمی دیکھی گئی۔ اس کے برعکس سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں کپاس کے رقبے میں بالترتیب 50 فیصد اور 17 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح شمالی پنجاب میں ماش کے زیرِ کاشت رقبے میں 15 فیصد کمی جبکہ کپاس کے رقبے میں 76.8 فیصد اضافہ ہوا۔[19]

گلّہ بانی

مالی سال 23ء کے دوران شعبہ گلّہ بانی کی نمو بڑھ کر 3.8 فیصد ہوگئی جو گزشتہ برس 2.3 فیصد تھی **(جدول 2.9)**۔[20] گلّہ بانی کے شعبے میں نمو کو سب سے زیادہ تحریک مرغبانی سے ملی، جس نے فیڈ کی دستیابی میں مسائل کے باوجود مالی سال 23ء کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں بلند نمو درج کی **(جدول 2.10)**۔ مزید برآں، گلّہ بانی کو سیلاب سے پہنچنے والے نقصانات بھی جانوروں کی تخمینہ شدہ آبادی کے مقابلے میں کم تھے **(جدول 2.11)**۔ قرضوں کی دستیابی میں اضافے اور اس شعبے کی نمو میں معاونت کے لیے حکومت کے اقدامات، جیسے پرائم منسٹر انیشی ایٹو فاربیک یارڈ پولٹری پروجیکٹ نے مرغبانی کی بلند نمو میں حصہ ڈالا۔[21]

جدول2.9: شعبہ گلّہ بانی کا مجموعی اضافہ قدر

ارب روپے

	م س21ء	م س22ء	م س23ء
مجموعی آؤٹ پٹ	**6,795.4**	**7,018.2**	**7,263.3**
قدرتی نمو اور نئی افزائش	794.6	818.1	836.1
ذبح کے لیے فروخت	1,351.1	1,389.5	1,429.2
گلّہ بانی کی مصنوعات	3,899.7	4,017.8	4,140.2
مرغبانی کی مصنوعات	676.2	730.2	789.1
مگس بانی	53.2	40.8	49.4
ریشم کے کیڑے کی افزائش	0.0	0.0	0.0
جانوروں کی افزائش	20.5	21.4	19.0
شکار	0.2	0.4	0.3
وساطتی استعمال	**1,524.3**	**1,628.4**	**1,670.0**
خام اضافہ قدر	**5,271.1**	**5,389.8**	**5,593.3**

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

2.3 صنعت

مالی سال 23ء کے دوران صنعت میں 2.9 فیصد کی تخفیف دکھائی دی، جبکہ مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء میں بالترتیب 8.2 اور 6.8 فیصد کی تیز رفتار نمو

[19] کپاس کی فصل کے زیرِ کاشت رقبے میں سب سے زیادہ اضافہ ضلع فیصل آباد میں ہوا، اس کے بعد ساہیوال اور لاہور کے اضلاع کا نمبر آتا ہے۔

[20] لائیو اسٹاک سروے 06-2005ء کی بنیاد پر بین النسل نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

[21] وزارتِ خزانہ (2023ء)، پاکستان اقتصادی سروے 23-2022ء۔ اسلام آباد: وزارتِ خزانہ

ہوئی تھی (**جدول 2.12**)۔ بڑے پیمانے کی اشیاسازی، تعمیرات، اور کان کنی اور کوہ کنی اس تخفیف کی اہم وجہ تھیں۔

جدول 2.10: پولٹری مصنوعات

	م س21ء	م س22ء	م س23ء	تبدیلی
ایک دن کے چوزے	1,504	1,651	1,813	9.8
پولٹری کے پرندے	1,578	1,725	1,887	9.4
انڈے	21,285	22,512	23,819	5.8
مرغی کا گوشت	1,809	1,977	2,160	9.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اشیا سازی، جو صنعت کا سب سے اہم جزو ہے، مالی سال 23ء کے دوران اس میں 3.9 فیصد تخفیف ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 10.9 فیصد سے زائد اضافہ ہوا تھا۔ تخفیف کی بنیادی وجہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں کمی تھی، جس سے سیلاب اور زرِ مبادلہ کی رکاوٹوں کے سبب طلب میں سست روی اور رسدی زنجیر میں ابتری دونوں کے اثرات کی عکاسی ہوئی۔

جدول 2.11: گلّہ بانی کی تخمین شدہ آبادی

تعداد ملین

انواع	2020-21ء	2021-22ء	2022-23ء
مویشی	51.5	53.4	55.5
بھینسیں	42.4	43.7	45
بھیڑیں	31.6	31.9	32.3
بکرے	80.3	82.5	84.7
اونٹ	1.1	1.1	1.1
گھوڑے	0.4	0.4	0.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 23ء کے دوران تعمیراتی صنعت میں 5.5 فیصد تخفیف درج کی گئی جبکہ گذشتہ دو برسوں کے دوران اس میں معتدل نمو ہوئی تھی۔ خام مال کی قیمتوں اور اجرتوں میں اضافے، قرض گیری کی بلند لاگت اور ترقیاتی اخراجات میں سست نمو مالی سال 23ء کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں کو محدود کرنے والے اہم عوامل ہیں۔[22] مزید برآں، سیلاب اور عمومی اقتصادی سست روی کے ساتھ ساتھ سیاسی غیر یقینی صورتِ حال، ایمنسٹی اسکیموں کی میعاد کے خاتمے، 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم سمیت رعایتی قرضہ اسکیموں میں تازہ ادائیگیوں پر پابندیوں نے بھی تعمیرات کو متاثر کیا۔[23]

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار اور تعمیرات کے شعبے جو، بطور خام مال بیشتر معدنیات کے بڑے صارفین ہیں ان کی ناقص کارکردگی کے اثرات، کان کنی اور کوہ کنی کی سرگرمیوں تک بھی پھیل گئے۔ گیس اور تیل کی پیداوار میں تیزی سے کمی کی بنیادی وجہ نئی دریافتوں کا فقدان اور پست مقدار میں کشید تھی۔

جدول 2.12: صنعتی پیداوار میں نمو

فیصد

	م س19ء	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س23ء
صنعت	**0.2**	**-5.7**	**8.2**	**6.8**	**-2.9**
کان کنی اور کوہ کنی	0.5	-7.2	1.7	-7.0	-4.4
اشیاسازی	4.5	-7.8	10.5	10.9	-3.9
بڑا پیمانہ*	3.5	-11.2	11.5	11.9	-8.0
چھوٹا پیمانہ	9.0	1.4	9.0	8.9	9.0
ذبیحہ	5.9	5.9	6.1	6.3	6.3
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	5.5	3.5	9.0	3.1	6.0
تعمیرات	-18.1	-3.1	2.4	1.9	-5.5

*بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو قومی آمدنی کے کھاتوں کے تخمینوں پر مبنی ہے۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کان کنی اور کوہ کنی

صنعتی شعبے میں 9.0 فیصد حصے کی حامل کان کنی اور کوہ کنی میں مالی سال 23ء کے دوران 4.4 فیصد تخفیف ہوئی، جو گذشتہ برس کی 7.0 فیصد کمی کے مقابلے میں قدرے کم تھی (**جدول 2.12**)۔ اس کمی کی اہم وجہ جپسم، سلفر، خام تیل اور قدرتی گیس کی پیداوار میں کمی ہے۔ کوئلے اور ڈولومائٹ سمیت دیگر معدنیات کی پیداوار میں اضافے سے ان کے اثرات جزوی طور پر زائل ہوگئے (**جدول 2.13**)۔ سست اقتصادی سرگرمیوں کے علاوہ کان کنی اور کوہ کنی کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس شعبے کے مجموعی فکسڈ کیپٹل فارمیشن (جی ایف سی ایف) میں نمایاں کمی واقع ہوئی، جو مالی سال 23ء کے دوران 23.5 فیصد گھٹ

[22] مالی سال 23ء کے دوران پی ایس ڈی پی اخراجات کم ہو کر 17.1 فیصد رہ گئے جبکہ گذشتہ مالی سال کے دوران یہ 30.5 فیصد تھے۔

[23] ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2022ء اور آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2022ء بتاریخ 30 جون 2022ء۔

جدول 2.13: بنیادی معدنیات کی پیداوار میں نمو

فیصد

سال	کوئلہ	ڈولومائیٹ	جپسم	چونا	گندھک	خام تیل	قدرتی گیس
م س19ء	20.7	-3.3	1.7	6.7	-6.0	-0.2	-1.5
م س20ء	55.9	-36.1	-14.6	-12.9	-3.7	-13.6	-8.3
م س21ء	9.5	28.5	17.5	16.4	-2.8	-1.9	-2.9
م س22ء	4.9	25.5	-8.0	-23.8	-16.0	1.9	2.2
م س23ء	22.6	13.7	-30.6	-4.6	-28.2	-9.7	-9.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گیا جبکہ گذشتہ برس 1.9 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔[24] مزید بر آں، کان کنی کی فرسودہ ٹیکنالوجی کے استعمال اور شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے سڑکوں کے انفرا سٹرکچر کی تباہی نے بھی مالی سال 23ء کے دوران کان کنی اور کوہ کنی کی سرگرمیوں کو سست کر دیا ہے۔

بجلی

بجلی اور گیس کی پیداوار میں کمی کے باوجود مالی سال 23ء کے دوران بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کا اضافہ قدر 6.0 فیصد بڑھ گیا۔ اس کی بنیادی وجہ بجلی کی رعایتیں (سبسڈیز) تھیں، جو مجموعی اضافہ قدر کا حصہ ہیں۔ مالی سال 23ء کے دوران بجلی کی پیداوار میں صرف 0.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 9.0 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.13**)۔ اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی، بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے پست طلب اور کچھ پاور پلانٹس کو کوئلے کی درآمد میں درپیش دشواریاں بجلی کی پیداوار میں اس سست روی کی وجہ ہیں۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی

مالی سال 23ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار 10.3 فیصد گھٹ گئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 11.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ (**جدول 2.14**) یہ کمی ویسی ہی تھی جیسی کورونا، یعنی مالی سال 20ء کے دوران دیکھی گئی تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار مائل بہ زوال تھی (**شکل 2.14**)۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی خاصی وسیع البنیاد تھی، کیونکہ 22 شعبوں میں سے 18 نے گذشتہ برس کے مقابلے میں منفی پیداوار درج کی (**شکل 2.15**)۔

شکل 2.13: بجلی کی پیداوار

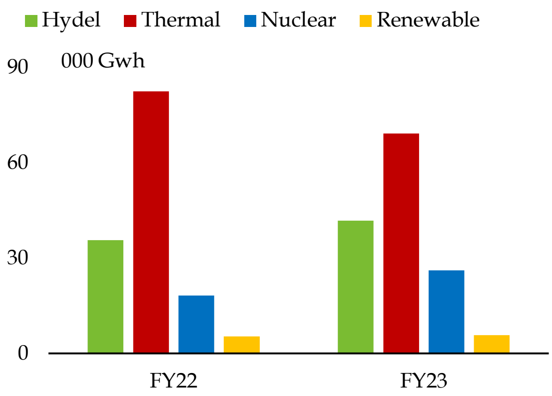

Source: National Electric Power Regulatory Authority

شکل 2.14: اشیاسازی کا ماہانہ کوانٹم انڈیکس (کیو آئی ایم)

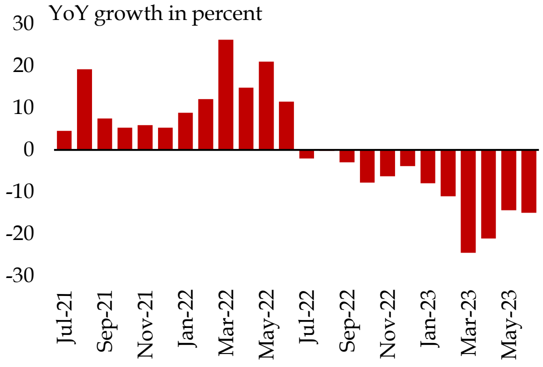

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[24] ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

جدول 2.14:بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم شعبوں کا حصہ

شعبے	وزن	نمو(فیصد)		حصہ	
		م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	**78.4**	**11.7**	**-10.3**	**11.7**	**-10.3**
جس میں					
غذا	10.7	8.3	-6.9	1.4	-1.1
خوردنی تیل	1.5	8.7	13.6	0.2	0.3
مشروبات	3.8	0.9	-6.4	0.0	-0.3
سافٹ ڈرنک اور منرل واٹر	1.6	-2.5	2.9	-0.1	0.1
تمباکو	2.1	15.9	-28.4	0.4	-0.7
ٹیکسٹائل	18.2	2.8	-18.7	0.6	-3.7
ملبوسات	6.1	49.4	27.2	3.8	2.8
کاغذ اور بورڈ	1.6	18.7	-8.7	0.4	-0.2
کوئلہ اور پیٹرولیم مصنوعات	6.7	0.7	-13.4	0.0	-0.9
جیٹ فیول آئل	0.5	33.2	6.6	0.1	0.0
کیمیکلز	6.5	8.7	-7.0	0.7	-0.5
صابن اور ڈٹرجنٹ	0.3	15.0	36.1	0.1	0.1
ادویات	5.2	13.6	-28.8	0.9	-1.8
غیر دھاتی معدنیات	5.0	1.0	-12.1	0.1	-0.8
لوہا اور فولاد کی مصنوعات	3.4	16.3	-5.1	0.7	-0.2
برقی ساز و سامان	2.0	-0.1	-15.5	0.0	-0.5
گاڑیاں	3.1	47.4	-50.0	1.6	-2.2
بس	0.1	12.8	5.1	0.0	0.0
فرنیچر	0.51	180.2	35.5	1.1	0.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ٹیکسٹائل، پیٹرولیم، کیمیکلز، غیر دھاتی معدنیات، دواسازی، گاڑیوں اور غذائی اشیا نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی تخفیف میں اہم کردار ادا کیا(**جدول 2.15**)۔[25] تمباکو، لوہا اور فولاد اور برقی آلات دیگر بڑی صنعتیں ہیں جن کی پیداوار میں مالی سال 23ء کے دوران کمی درج کی گئی۔

ملبوسات، فرنیچر، چمڑے اور فٹ بال سمیت برآمدات پر مبنی شعبے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے وہ گروپ ہیں جن میں مالی سال 23ء کے دوران پیداوار میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 23ء کے دوران کمی درج کرنے والے بعض گروپوں میں کچھ اشیا کی پیداوار میں اضافہ بھی ہوا جن میں خوردنی تیل، سافٹ ڈرنکس، جیٹ فیول آئل، صابن اور ڈٹرجنٹ، اور بس شامل ہیں۔

رسد اور طلب دونوں پہلوؤں کے عوامل نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔ تخفیفی پالیسیوں، مہنگائی کی بلند شرح اور برآمدات میں کمی کی وجہ سے حقیقی آمدنی میں کمی نے، بالخصوص پائیدار اشیا کے اشیاسازوں کی

شکل 2.15: ایل ایس ایم میں نمو اور تخفیف ظاہر کرنے والے شعبوں کی تعداد

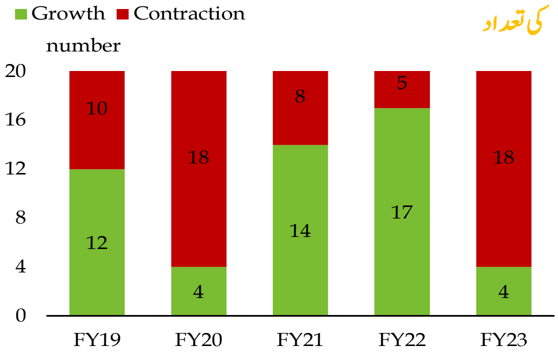

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[25] یہ شعبے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی مجموعی پیداوار کے تقریباً 70 فیصد وزن کا احاطہ کرتے ہیں۔

جدول 2.15: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم شعبوں میں نمو کی تقسیم

فیصد

	بڑے پیمانے کی اشیاسازی	ٹیکسٹائل	غذا	پٹرولیم	کیمیکلز	فارما	معدنیات	گاڑیاں
وزن	78.4	18.2	10.7	6.7	6.5	5.2	5.0	3.1
زیادہ سے زیادہ	16	21	30	21	13	14	22	101
تین چوتھائیہ	12	8	18	7	9	7	8	52
وسطانیہ	3	1	7	-8	5	3	2	-11
اوسط	3	0	9	-4	6	1	4	8
ایک چوتھائیہ	-7	-11	2	-13	3	-5	-2	-35
کم از کم	**-12**	**-19**	**-9**	**-21**	**-7**	**-29**	**-12**	**-53**
م س23ء	**-10**	**-19**	**-7**	**-13**	**-7**	**-29**	**-12**	**-50**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

طلب کو خاصی حد تک کم کر دیا ہے۔ رسد کے لحاظ سے سیلاب اور رسدی تعطل، خام مال کی پست دستیابی اور توانائی، خاص طور پر گیس اور ایل این جی، کی قلت کے ساتھ ساتھ خام مال کے بلند نرخوں نے پیداوار کو متاثر کیا۔[26] علاوہ ازیں، بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے سے بھی مالی سال 23ء کے دوران پیداواری لاگت بڑھ گئی۔

شکل 2.16: ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت شعبہ ٹیکسٹائل کی قرض گیری

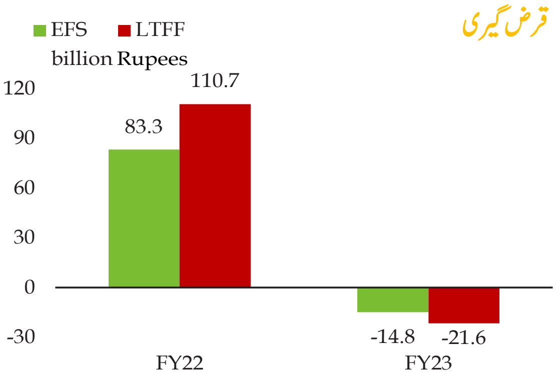

Source: State Bank of Pakistan

ٹیکسٹائل

بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سب سے بڑے حصے کے حامل شعبے ٹیکسٹائل کی پیداوار مالی سال 23ء کے دوران 18.7 فیصد گھٹ گئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 2.8 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا تھا۔ یہ کمی بنیادی طور پر مالی سال 23ء کے دوران سوتی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار میں بالترتیب 22.1 اور 12.4 فیصد کمی کی وجہ سے آئی (**جدول 2.16**)۔[27] دھاگے اور کپڑے کی پیداوار میں کمی سیلاب کے باعث کپاس کی پست پیداوار کے ساتھ ساتھ کپاس کی درآمد میں مسائل کا بلاواسطہ نتیجہ تھی۔ مزید برآں، قرض گیری کی لاگت میں اضافہ، توانائی کی بلند قیمتیں اور پست بیرونی طلب بھی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی کارکردگی پر اثرانداز ہوئی۔

نوماکاری اسکیموں کے تحت منظور شدہ حدود کی بالائی سطح متعین کرنے کی وجہ سے مالی سال 23ء کے دوران رعایتی شرحوں پر اضافی فنڈنگ کی دستیابی کم ہوگئی۔ مزید برآں برآمدی نوماکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی ماکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنے سے لاگت بڑھ سکتی تھی۔ نتیجتاً شعبہ ٹیکسٹائل کی رعایتی اسکیموں کے تحت قرض گیری میں نمایاں کمی آئی (**شکل 2.16**)۔[28]

طلب کے لحاظ سے، بلند مہنگائی اور ترقی یافتہ معیشتوں کی معاشی سرگرمیوں میں سست روی دونوں کے باعث پاکستان کی برآمدات کی طلب میں کمی واقع ہوئی، جو ملبوسات کے سوا، ٹیکسٹائل کے برآمدی حجم میں کمی سے واضح ہے

[26] ماخذ: آل پاکستان ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن (اپٹا)

[27] ٹیکسٹائل کی صنعت میں دھاگے اور کپڑے کے ذیلی شعبوں کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے۔

[28] دیکھیے باب 3: زرعی پالیسی اور مہنگائی

جدول 2.16: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار اور نمو

ملین میٹرک ٹن، فیصد نمو

ٹیکسٹائل اور ملبوسات	وزن	مجموعی مقدار			نمو	
		م س21ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
دھاگا	**8.9**	3.4	3.5	2.7	0.5	-22.1
کپڑا*	**7.3**	1048.4	1050.8	920.6	0.2	-12.4
پٹ سن کی اشیا	**0.3**	0.07	0.06	0.06	-17.4	9.9
اونی اور قالین کا دھاگا	0.1	0.01	0.01	0.02	46.2	47.6
اونی کمبل**	**0.9**	71.5	92.4	43.0	29.3	-53.5
ملبوسات***	**6.1**	37.2	55.7	70.8	49.4	27.2

*ملین اسکوائر میٹر، ** ہزار عدد، *** ملین درجن

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

(تفصیل کے لیے **باب 6** دیکھیے)۔[29] بنیادی طور پر بلند برآمدات کی وجہ سے مالی سال 23ء کے دوران ملبوسات کی پیداوار میں 27.2 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 49.4 فیصد اضافہ ہوا تھا(**شکل 2.17**)۔[30]

شکل 2.17: ملبوسات

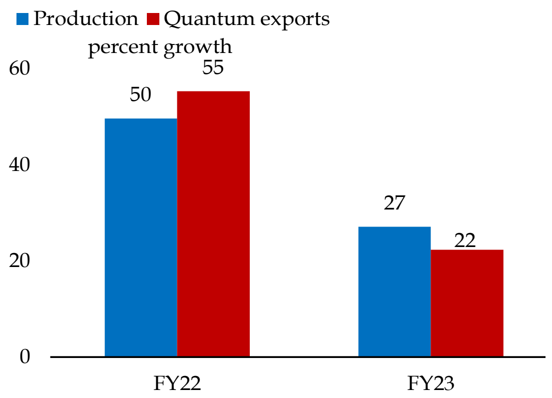

Source: Pakistan Bureau of Statistics

غذا

مالی سال 23ء کے دوران غذائی گروپ کی پیداوار میں 6.9 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 22ء میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ تخفیف چینی، گندم اور چاول کی پسائی میں کمی کی وجہ سے آئی (**شکل 2.18**)۔ گنے کی ریکارڈ کٹائی کے باوجود کچل کاری کے موسم کے تاخیر سے آغاز کی وجہ سے چینی کی پیداوار میں کمی آئی، جس کی وجہ سے گنے کا گڑ بنالیا گیا۔ گندم اور چاول کی پسائی کے ضمن میں، چاول کی کم پیداوار نے پسائی کی سرگرمی کو محدود کر دیا۔ خوردنی تیل اور

شکل 2.18: غذائی شعبے کے منتخب اجزا کی نمو

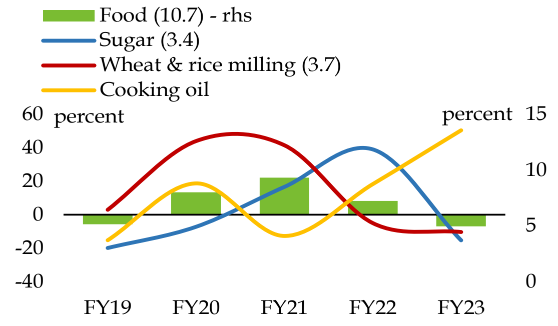

* The QIM weight of the Food sector and selected sub-sectors is given in parentheses.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نباتی گھی بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم جُز تھے جنھوں نے مالی سال 23ء کے دوران پیداوار میں اضافہ ظاہر کیا۔

مالی سال 23ء کے دوران خوردنی تیل اور نباتی گھی کی پیداوار میں بالترتیب 13.6 اور 10.6 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے سے عالمی منڈی میں خوردنی تیل (پام اور سویابین) کی قیمتوں میں ہونے والی تیز کمی سے استفادہ کرنے کی اشیاسازوں کی کوشش کا اظہار ہوتا ہے (دیکھیے **باب 6**)۔[31]

کوئلہ اور پیٹرولیم

مالی سال 23ء کے دوران کوئلے اور پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں 13.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس 0.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 2.14**)۔ ماسوا

[29] مالی سال 23ء کے دوران ہوزری، بستر کی چادروں اور دھاگے کے برآمدی حجم میں بالترتیب 49.1، 21.3 اور 20.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔

[30] واقعاتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان ساختہ اشیا کی طلب میں اس وقت اضافہ ہوتا ہے جب سست معاشی سرگرمیوں یا بلند مہنگائی کی وجہ سے آمدنی میں کمی کے سبب غیر ملکی خریدار نسبتاً مہنگے برانڈز کی خریداری چھوڑ دیتے ہیں۔

[31] پام آئل اور سویابین آئل کی قیمتوں میں مالی سال 23ء کے دوران بالترتیب 32.4 اور 16.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 22ء میں بالترتیب 49.6 اور 43.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جیٹ فیول آئل کے، ایل پی جی سمیت تمام پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمایاں کمی آئی، جس کی بڑی وجہ طلب میں کمی تھی۔ آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل (او سی اے سی) کے مطابق مالی سال 23ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 26.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جو بنیادی طور پر مالی سال 23ء کے دوران مجموعی ملکی معاشی سست روی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔[32]

دواسازی

مالی سال 23ء کے دوران ادویات کی پیداوار میں 28.8 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 13.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.19**)۔ اس بڑی کمی کی بڑی وجہ خام مال کی درآمد پر پابندی ہے (**شکل 2.20**)۔ مزید برآں، ادویات کی قیمتوں کی بہ نسبت پیداواری لاگت میں بلند اضافے نے بھی مالی سال 23ء کے دوران پیداوار کو متاثر کیا۔[33]

شکل 2.19: طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو

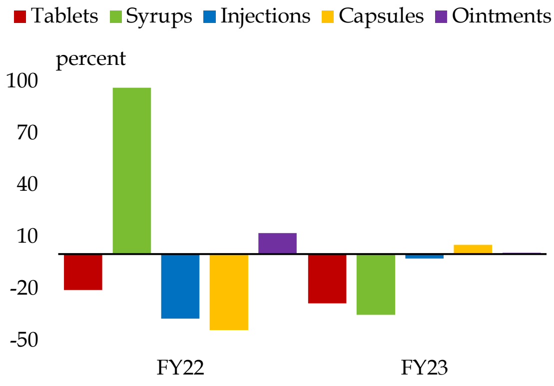

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیاں

مالی سال 23ء کے دوران گاڑیوں کی تیاری میں 50.0 فیصد کی بڑی کمی درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس 47.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.21**)۔ مالی سال 23ء کے دوران بسوں کے سوا دیگر تمام زمروں- جیپوں اور کاروں، ایل سی ویز اور ٹرکوں- کی پیداوار میں کمی آئی۔

شکل 2.20: طبی مصنوعات کی ملکی پیداوار اور درآمد میں نمو

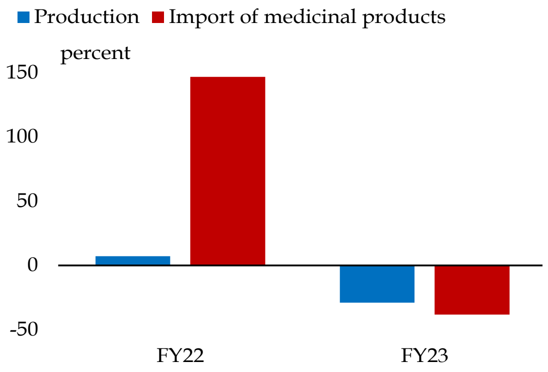

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.21: گاڑیوں میں نمو

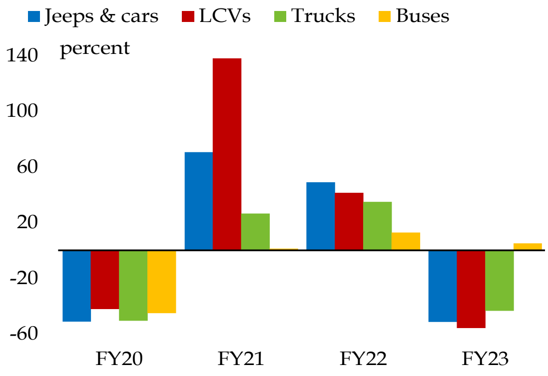

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیوں کی تیاری میں تیزی سے ہونے والی تخفیف میں طلب اور رسد دونوں کے عوامل نے کردار ادا کیا ہے۔ طلب کے لحاظ سے، مالی سال 23ء کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں 50.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 41.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پست طلب میں بہت سے عوامل نے کردار ادا کیا ہے، جن میں خام مال کی بلند لاگت اور کمزور کرنسی کی وجہ سے قیمتوں کا بڑھنا؛ قرض گیری کی لاگت میں اضافہ، اور کھپت کے مقصد کے لیے قرضے کو محدود کرنے

[32] مالی سال 23ء کے دوران ڈیزل، مٹی کے تیل اور فرنس آئل کی قیمتوں میں بالترتیب 66.3، 59.9 اور 14.3 فیصد اضافہ ہوا۔

[33] مالی سال 23ء کے دوران ادویہ کے خام مال کی قیمتوں میں 43.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 22ء میں 10.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

کے لیے محتاطیہ ضوابطی اقدامات (دیکھیے **باب 3-زری پالیسی اور مہنگائی**)؛ اور عمومی اقتصادی سست روی اور سیلاب کی وجہ سے آمدنی میں کمی شامل ہیں۔[34]

رسد کے لحاظ سے، درآمدی پابندیوں، جہاں گاڑی سازوں کو گذشتہ برس کی درآمدی مالیتوں کا نصف درآمد کرنے کی اجازت دی گئی تھی (تاہم، یہ پابندی جنوری 2023ء سے ہٹادی گئی تھی) نے پیداوار کو بری طرح متاثر کیا۔[35] اس کے باوجود، اسٹاک میں موجود پارٹس اور الگ پرزوں (سی کے ڈی) کی دستیابی نے سرکاری نقل وحمل کے شعبے کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بسوں کی بلند پیداوار میں سہولت بہم پہنچائی (**شکل 2.22**)۔[36]

شکل 2.22: گاڑیوں کی سی کے ڈی / ایس کے ڈی کی درآمدات

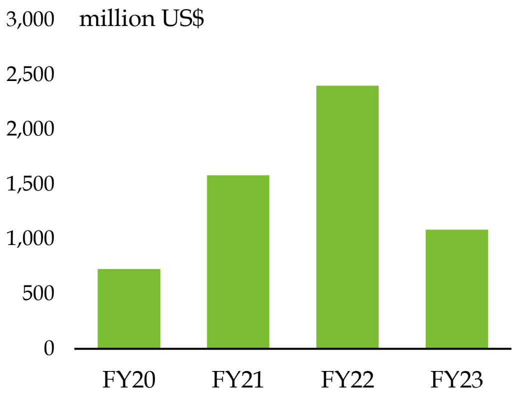

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سیمنٹ

تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کے مطابق، مالی سال 23ء کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 13.7 فیصد کی نسبتاً بڑی کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 22ء میں اس میں 3.6 فیصد کمی آئی تھی (**شکل 2.23**)۔ مزید برآں، سری لنکا، چین اور بنگلہ دیش جیسے ممالک میں اقتصادی سست روی کی وجہ سے سیمنٹ کی برآمدات میں بھی کمی آگئی (**شکل 2.24**)۔[37] مزید برآں درآمدی کوئلے کی دستیابی اور بلند قیمتوں[38] کے مسائل، اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کے منصوبوں پر عمل درآمد میں تاخیر سے بھی پیداوار متاثر ہوئی۔[39]

شکل 2.23: سیمنٹ کی پیداوار اور ترسیلات میں نمو

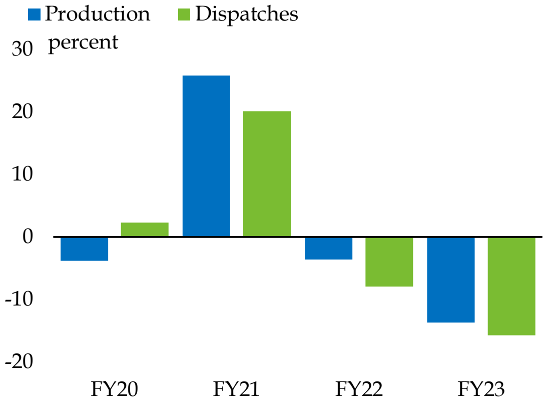

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and APCMA

شکل 2.24: سیمنٹ - ملکی فروخت اور برآمدات

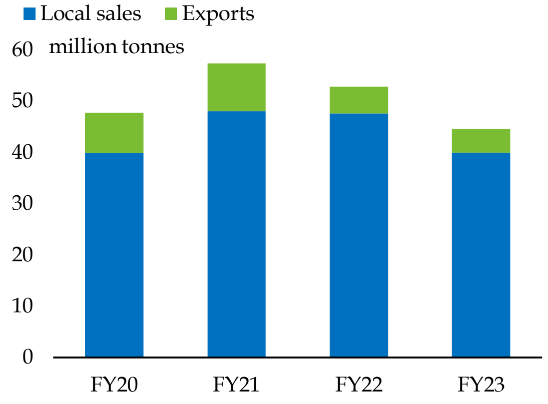

Source:All Pakistan Cement Manufecturars Association

فولاد

سیمنٹ کی طرح فولاد کی پیداوار میں بھی مالی سال 23ء کے دوران 5.1 فیصد کی آگئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 16.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ 16.0 فیصد کی سب

---

[34] مالی سال 23ء کے دوران موٹر گاڑیوں، گاڑیوں کے لوازمات اور موٹر گاڑیوں کے ایندھن کی اوسط قیمتوں میں بالترتیب 34.8، 34.3 اور 62.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ شرح بالترتیب 9.3، 14.2 اور 37.8 فیصد رہی تھی۔

[35] بینک دولت پاکستان، ای پی ڈی سرکلر نمبر 20 برائے 2022ء بتاریخ 27 دسمبر 2022ء

[36] وزارتِ خزانہ (2023ء)، باب 3-پاکستان اقتصادی سروے 23-2022ء۔ اسلام آباد: وزارتِ خزانہ

[37] عالمی بینک کی جانب سے افغانستان میں دوترقیاتی منصوبوں کے آغاز کے باعث افغانستان سے سیمنٹ کی طلب بڑھ گئی ہے۔

[38] مالی سال 23ء کے دوران کوئلے کی قیمتوں میں اوسطاً 67.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 21.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

[39] وزارتِ خزانہ (2023ء)، باب 3-پاکستان اقتصادی سروے 23-2022ء۔ اسلام آباد: وزارتِ خزانہ

سے زیادہ کمی لمبے فولاد کی پیداوار میں آئی جو زیادہ تر تعمیرات میں استعمال ہوتا ہے۔ مالی سال 23ء کے دوران ، گاڑیوں اور گھریلو آلات کی اشیا سازی میں استعمال ہونے والے چپٹے فولاد کی پیداوار میں نمو کم ہو کر 2.1 فیصد رہ گئی (**شکل 2.25**)۔ پست طلب کے علاوہ، درآمدی اسکریپ، جو مقامی صنعت کے لیے بنیادی خام مال ہے، کی دستیابی میں کمی سے بھی فولاد کی پیداوار متاثر ہوئی۔

شکل 2.25: فولاد کی مصنوعات میں نمو

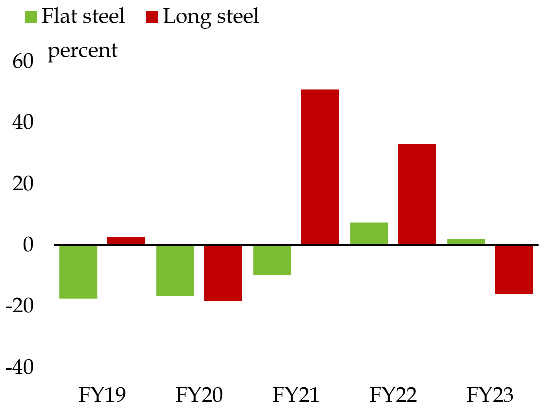

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.4 خدمات

اجناس کے پیداواری شعبے میں سست روی اور درآمدات میں تیزی سے کمی کے باعث خدمات کے شعبے کی شرح نمو کم ہو کر مالی سال 23ء کے دوران 0.9 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس یہ 6.6 فیصد تھی۔ خدمات کے شعبے میں تھوک اور خردہ تجارت—خدمات کے شعبے میں 30 فیصد حصے کی حامل—میں 4.5 فیصد کی تخفیف ہوئی جبکہ گذشتہ برس 10.3 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی تھی۔ تھوک اور خردہ تجارت اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں تخفیف کے ساتھ ساتھ درآمدی حجم میں کمی سے براہِ راست متاثر ہوئی (**جدول 2.17**)۔

اس کے برخلاف، نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کے شعبے میں 4.7 فیصد توسیع ہوئی جبکہ مالی سال 22ء میں اس میں 4.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ توسیع بنیادی طور پر روڈ ٹرانسپورٹ کے جی وی اے میں اضافے، این ایچ اے (نیشنل ہائی وے اتھارٹیز) کی سرگرمیوں میں توسیع اور بسوں کی فروخت میں اضافے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ فضائی نقل و حمل کا جی وی اے بھی 21 فیصد بڑھ گیا جس کی وجہ پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (پی آئی اے) کے آپریٹنگ محاصل میں نمایاں اضافہ تھا (**جدول 2.18**)۔

جدول 2.17: خدمات کے اجزا

فیصد		نمو	
	خدمات میں حصہ	م س22ء	م س23ء
تھوک اور خردہ تجارت	30.7	10.3	-4.5
ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج	18.2	4.1	4.7
رہائش اور غذائی خدمات	2.5	4.1	4.1
معلومات اور مواصلات	5.2	16.3	6.9
فنانس اور بیمہ کی سرگرمیاں	3.1	7.2	-3.8
ریئل اسٹیٹ	9.8	3.7	3.7
نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی	7.5	1.8	-7.8
تعلیم	5.2	5.7	10.4
انسانی صحت اور سماجی سرگرمیاں	2.9	2.7	8.5
دیگر نجی خدمات	15	4.8	5
خدمات		**6.6**	**0.9**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 2.18: ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج خدمات کی خام قدر اضافی

فیصد نمو

	م س22ء	م س23ء
فضائی ٹرانسپورٹ	54.4	21.6
روڈ ٹرانسپورٹ	2.7	5.2
مجموعی ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج	4.1	4.6

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

خدمات کے ایک اور اہم ذیلی شعبے اطلاعات اور مواصلات نے مالی سال 23ء میں 6.9 فیصد اضافے کے ساتھ نمو کی رفتار کسی قدر برقرار رکھی، جبکہ مالی سال 22ء کے دوران اس میں 16.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ آئی ٹی خدمات تھیں، جس نے بڑھتی ہوئی آئی سی ٹی برآمدات سے استفادہ کیا۔[40] (**شکل 2.26**)۔ مالی سال 23ء کے دوران مجموعی خدمات کی برآمدات میں آئی سی ٹی کا حصہ 35.7 فیصد رہا، جسے پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ کی جانب سے سات اسپیشل ٹیکنالوجی پارکس کے قیام سے مدد ملی (**جدول**

[40] آئی سی ٹی کی برآمدات کا بڑا حصہ کمپیوٹر خدمات، سافٹ ویئر کی مشاورت اور کال سینٹر کی خدمات پر مشتمل ہے۔

2.19۔ مزید برآں جولائی تا مارچ مالی سال 23ء کے دوران براڈ بینڈ کی رسائی بڑھ کر 54.1 فیصد ہوگئی جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 51 فیصد تھی۔[41]

شکل 2.26: آئی سی ٹی برآمدات

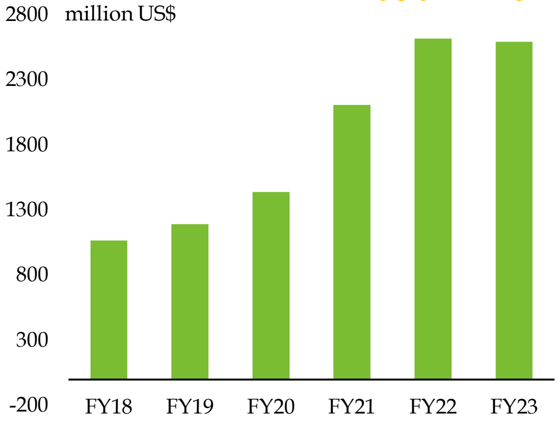

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کے دوران مالیات اور بیمے کی نمو میں 3.8 فیصد تخفیف ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ کمی جدولی بینکوں کے جی وی اے کے رجحان کی عکاسی کرتی ہے، جس کا اس شعبے میں سب سے زیادہ حصہ ہے (**جدول 2.20**)۔ بینکاری شعبے کے قرضوں اور ایڈوانسز میں معتدل اضافے کے باوجود منفی حقیقی شرحِ سود کی وجہ سے اس شعبے کے جی وی اے میں کمی واقع ہوئی۔[42] آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر اور بڑھتے ہوئے سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے اسٹاک ایکسچینج کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا

جدول 2.19: خصوصی ٹیکنالوجی پارکس

سلسلہ نمبر	خصوصی ٹیکنالوجی پارک	شہر
1	ستارہ سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک	فیصل آباد
2	یورو ہائٹس گجرات	گجرات
3	انویشن اینڈ انٹر پرینیورشپ سینٹر (مہران یو ای ٹی جامشورو)	جامشورو
4	این اے ایس ٹی پی کراچی	کراچی
5	بی زیڈ یو ملتان خصوصی ٹیکنالوجی پارک	ملتان
6	سرحد سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس - ایس ایس ٹی پی	پشاور
7	الفاٹیکنو اسکوائر این اے ایس ٹی پی راولپنڈی	راولپنڈی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پڑا۔ مالی سال 23ء کے دوران تعلیمی خدمات کے جی وی اے میں 10.4 فیصد اضافہ دکھائی دیا جبکہ گذشتہ برس اس میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 2.20: مالیات اور بیمہ کی خام قدر اضافی

	م س 22ء	م س 23ء
مرکزی بینکاری	14.1	2.0
دیگر زری وساطت	7.9	-2.4
جدولی بینک	7.8	-2.8
غیر جدولی بینک	11.0	12.7
دیگر مالی خدمات	-3.0	-17.1
مالی خدمات کی ضمنی سرگرمیاں	-10.9	-16.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

2.5 افرادی قوت کی منڈی

پنجاب دفتر شماریات (پی بی او ایس) اور سندھ دفتر شماریات (ایس بی او ایس) کی جانب سے جاری کردہ افرادی قوت کی منڈی کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب اور سندھ میں صنعتی روزگار میں کمی دکھائی دی ہے، جو بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں تخفیف سے ہم آہنگ ہے (**جدول 2.21**)۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے (بی سی ایس) اور اعتمادِ صارف سروے (سی سی ایس) نے بھی گذشتہ اور اگلے چھ مہینوں کے دوران صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں روزگار کے احساسات میں کمی کا اظہار کیا۔[43]

جدول 2.21: بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور صنعتی روزگار میں نمو

سال بسال نمو

	م س 20ء	م س 22ء	م س 22ء	م س 23ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی (مجموعی نمو)	-11.0	11.6	11.7	-10.3
پنجاب میں روزگار	-2.3	1.6	1.6	-2.4
سندھ میں روزگار	-11.1	9.6	23.2	-10.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پنجاب

مالی سال 23ء کے دوران پنجاب میں صنعتی روزگار میں 2.4 فیصد کی آئی جبکہ مالی سال 22ء میں 1.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.27**)۔ پنجاب میں صنعتی

[41] وزارتِ خزانہ (2023ء)، پاکستان اقتصادی سروے 23-2022ء۔ اسلام آباد: وزارتِ خزانہ
[42] مالی سال 23ء کے دوران مہنگائی کی شرح بلند رہی۔
[43] مالی سال 23ء اور مالی سال 22ء کی آخری لہروں کے لیے بی سی ایس اور سی سی ایس کے تقابلی اعداد و شمار رپورٹ کیے گئے تھے۔

ملازمتوں میں کمی کی بنیادی وجہ جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران انجینئرنگ، ٹیکسٹائل، غذا، سیمنٹ اور تمباکو کے شعبوں میں نمایاں کمی تھی (**شکل 2.28**)۔

شکل 2.27: صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم کا اشاریہ - پنجاب

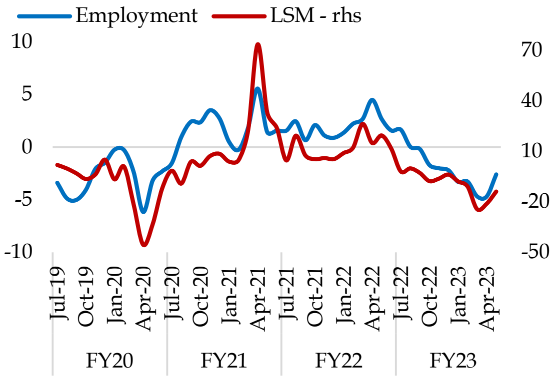

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and Punjab Bureau of Statistics

شکل 2.28: پنجاب کے اہم صنعتی شعبوں کی افرادی قوت میں نمو

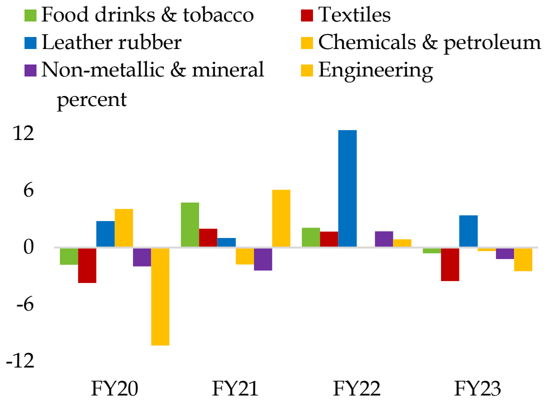

Source: Sindh Bureau of Statistics

جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران شعبہ ٹیکسٹائل میں بے روزگاری میں اضافے کی بنیادی وجہ اسپننگ، بُنائی اور اون کے ذیلی شعبوں میں محدود سرگرمی تھی۔ انجینئرنگ کی صنعت میں پست روزگار کی بنیادی وجہ جولائی تا مئی مالی سال 23ء میں گاڑیوں کے ذیلی شعبے کی جانب سے بھرتیوں میں ہونے والی 29.3 فیصد کمی تھی جبکہ مالی سال 22ء کی اسی مدت کے دوران 0.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

دوسری جانب، جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران خوراک، چمڑے، ربڑ اور کاغذ اور گتے کے شعبوں میں روزگار میں معمولی اضافہ درج کیا گیا۔ خوردنی تیل اور چینی کی صنعتوں کی وجہ سے خوراک میں روزگار میں اضافہ ہوا۔[44] مالی سال 23ء کے دوران پست روزگار کے باوجود، ٹیکسٹائل کی صنعت سب سے بڑا آجر بنی رہی، اس کے بعد خوراک، مشروبات اور تمباکو کے شعبے تھے (**شکل 2.29**)۔

شکل 2.29: بلحاظ شعبہ افرادی قوت کا حصہ - پنجاب

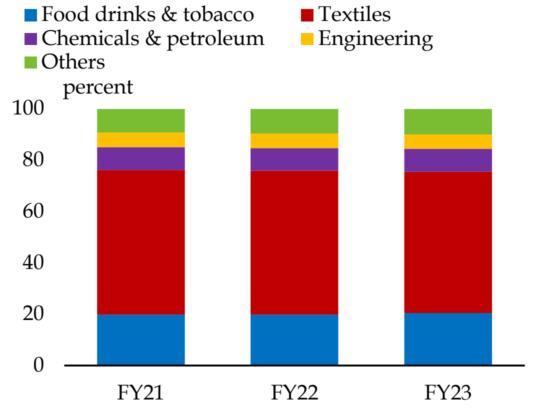

Source: Punjab Bureau of Statistics

شکل 2.30: سندھ کا صنعتی روزگار کا اشاریہ

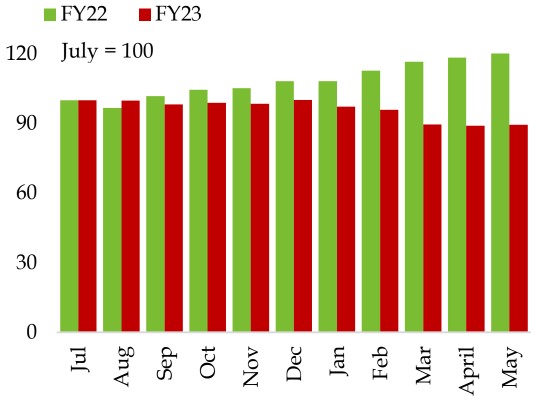

Source: Sindh Bureau of Statistics

سندھ

سندھ میں جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران صنعتی روزگار میں 10.5 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ مالی سال 22ء کی اسی مدت میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.30**)۔ خوراک، مشروبات، چمڑے کی کمائی (کھال کو چمڑے میں بدلنے)، ٹیکسٹائل، پیٹرولیم، کیمیکلز اور گاڑیوں سمیت تمام بڑے شعبوں میں

[44] پی بی او ایس کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 23ء کے دوران دودھ سے بنی اشیا، گندم کی پسائی اور تمباکو کے ذیلی شعبوں میں ملازمتوں کی بندش کی وجہ سے غذائی شعبے میں روزگار کے مواقع میں کمی آئی ہے۔

روزگار میں کمی آئی۔ دریں اثنا، بجلی کے آلات، دواسازی، کاغذ اور گتے اور ربڑ کی صنعتوں میں روزگار میں اضافہ ہوا (**شکل 2.31**)۔ پنجاب کی طرح، سندھ میں بھی ٹیکسٹائل کی صنعت سب سے بڑا آجر رہی، اس کے بعد خوراک کا نمبر تھا (**شکل 2.32**)۔

شکل 2.31: اہم شعبوں میں روزگار کی نمو - سندھ

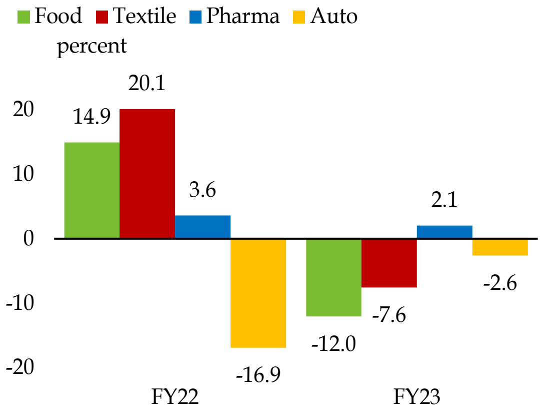

Source: Sindh Bureau of Statistics

شکل 2.32: سندھ کے اہم صنعتی شعبوں میں افرادی قوت

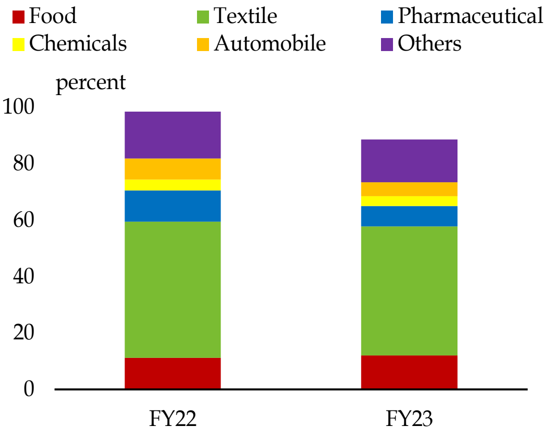

Source: Sindh Bureau of Statistics

اعتمادِ کاروبار سروے

جون 2023ء میں کیا گیا اعتمادِ کاروبار سروے گذشتہ اور آئندہ چھ مہینوں کے لیے مجموعی اور صنعتی روزگار کے بارے میں تاجروں کے تصورات میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ بالخصوص، سروے میں جون مالی سال 23ء میں مجموعی روزگار کے بارے میں آرا میں کمی درج کی گئی جو گھٹ کر 47.2 رہ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ 51.1 تھیں (**شکل 2.33**)۔

شکل 2.33: عمومی روزگار کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کا اشاریہ

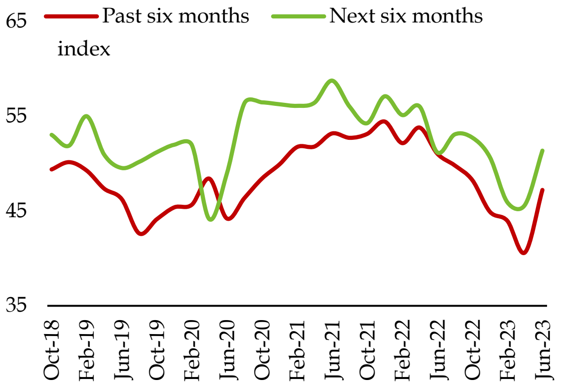

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.34: صنعتی شعبے کے لیے روزگار کا اشاریہ - اعتمادِ کاروبار سروے

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.35: شعبۂ خدمات کے لیے روزگار کا اشاریہ - اعتمادِ کاروبار سروے

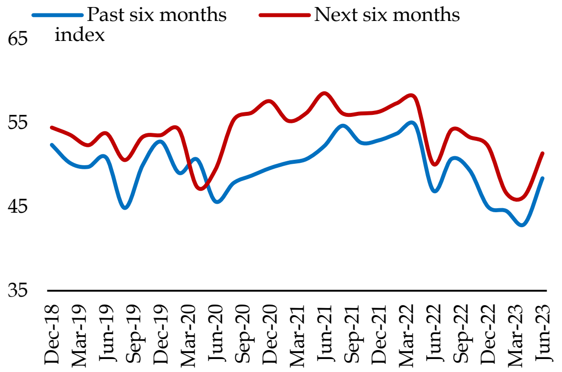

Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، مالی سال 2023ء کے دوران صنعتی شعبے میں روزگار کے حوالے سے ڈفیوژن انڈیکس گذشتہ اور آئندہ چھ ماہ کے لیے بالترتیب 45.6 اور 51.0 رہ گیا جو مالی سال 22ء کے 54.2 اور 52.3 سے کم تھا۔ شعبۂ خدمات میں روزگار کا پرسیپشن انڈیکس گذشتہ اور آئندہ چھ ماہ کے لیے بہتر ہو کر

بالترتیب 48.4 اور 51.4 ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 46.9 اور 50.1 تھا (**شکل 2.34** اور **2.35**)۔

شکل 2.36: بے روز گاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ) - اعتمادِ صارف سروے

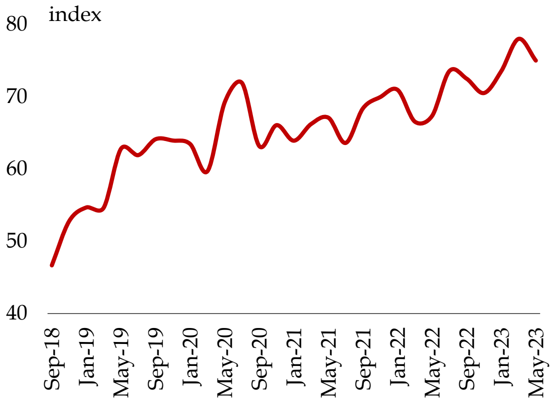

Source: State Bank of Pakistan

اعتمادِ صارف سروے

اعتمادِ صارف سروے بے روز گاری میں اضافے کے بارے میں صارفین کی توقعات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مئی 2023ء میں کیے گئے سروے کی تازہ ترین لہر میں، 75.1 فیصد جواب دہندگان نے اگلے چھ مہینوں میں مجموعی بے روز گاری میں اضافے کی توقع ظاہر کی تھی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی مہینے کے دوران یہ تعداد 67.4 فیصد تھی (**شکل 2.36**)۔

اجرتیں

پاکستان دفترِ شماریات کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران اجرتوں میں 19.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 22ء میں 14.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اجرتوں میں اضافہ ضروریاتِ زندگی کی بڑھتی ہوئی لاگت کے پیشِ نظر نجی و سرکاری ملازمین کی کم از کم اجرت اور تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے (**شکل 2.37**)۔

صفائی اور دُھلائی اور کچرے کی خدمات کے علاوہ سی پی آئی باسکٹ میں شامل تمام اقسام کی اجرتوں میں مالی سال 22ء کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے دوران نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے دوران ذاتی دیکھ بھال (پرسنل گرومنگ) کی خدمات کی اجرتوں میں سب سے زیادہ اضافہ درج کیا گیا جس کے بعد صفائی اور دُھلائی، مکینیکل خدمات، ڈاکٹر کلینک فیس اور سلائی میں اضافہ درج کیا گیا (**شکل 2.37**)۔ اسی طرح گھریلو ملازمین، دندان سازی کی خدمات اور اسپتال کی خدمات کے معاوضوں میں گذشتہ سال کے مقابلے میں حالیہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران دو ہندسی اضافہ ہوا۔

شکل 2.37: اجرتوں میں نمو- خدمات

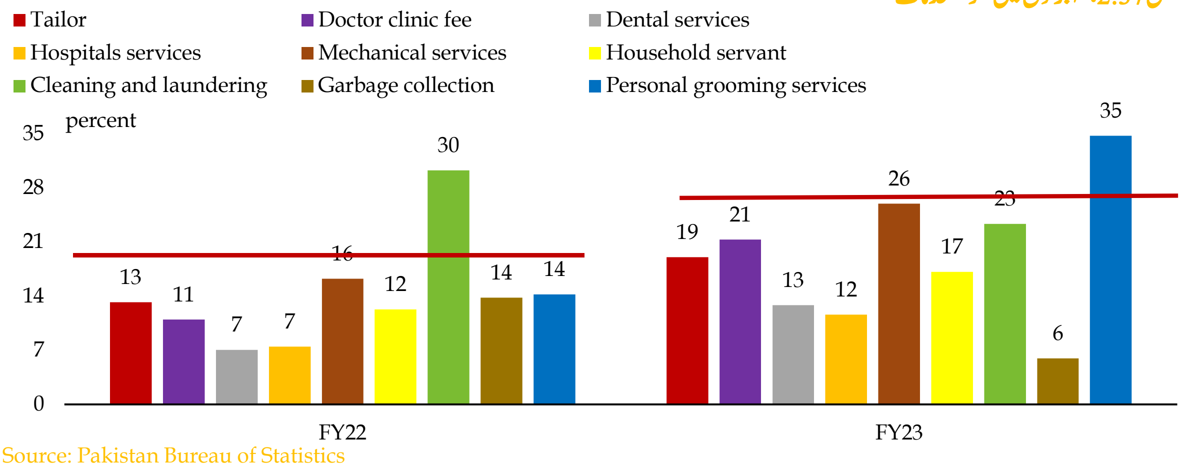

Source: Pakistan Bureau of Statistics